REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPERS FOR INDIA AT NO R.N. 61/57

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم   وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO P/G.DP-3

جلد ۲۶

شمارہ ۳۰

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

نائبین:- جاوید اقبال اختر، محمد انعام غوری

شرح چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالک غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

PIN 143516

THE WEEKLY BADR QADIAN

۱۱؍شعبان ۱۳۹۷ ہجری   ۲۸؍وفا ۱۳۵۶ ہش   ۲۸؍جولائی ۱۹۷۷ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۵ ؍وفا (جولائی) سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مورخہ ۱۷ ؍جولائی ،، کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

"طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ"

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۲۵ ؍وفا (جولائی) حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ناظر اعلیٰ و امیر مقامی مع حضرت بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ مورخہ ۲۴؍ کو حیدرآباد روانہ ہو گئے حضرت صاحبزادہ صاحب کی قادیان سے غیر حاضری کے ایام میں محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے قائمقام امیر مقامی و محترم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز قائمقام ناظر اعلیٰ ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت صاحبزادہ صاحب کا سفر و حضر میں حافظ و ناصر رہے آمین ‏:

سری نگر میں مسجد احمدیہ کی عالیشان مسجد کی تعمیر کا کام شروع ہو گیا

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان نے سنگِ بنیاد رکھا

مبارک تقریب میں علاقہ کشمیر کی سبھی جماعتوں کے نمائندگان کی شرکت

(رپورٹ مرتبہ: مکرم مولوی عبد الرشید صاحب ضیاء مبلغ ... رشی نگر کشمیر)

سری نگر ۱۶ ؍جولائی الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ ... کشمیر کی دیرینہ خواہش کو اللہ تعالیٰ نے پورا کرنے کے سامان پیدا فرما... کشمیر کے دار السلطنت میں جدید مسجد کی عالیشان عمارت کی تعمیر کے لئے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان نے کل بروز جمعۃ المبارک سنگِ بنیاد رکھا۔ اُمید ہے کہ خانۂ خدا کی جدید عمارت بہت جلد مکمل کر دی جائے گی کل کا روز کشمیر کی تمام احمدیہ جماعتوں کے لئے نہایت درجہ خوشی اور شادمانی کا دن تھا۔ جبکہ اُن کی دیرینہ دلی خواہش پوری ہوئی کہ سری نگر شہر کے مناسبِ حال جماعت کی ایک عالیشان مسجد ہو اس سلسلہ میں کافی عرصہ سے کوشش جاری تھی آخر کار اللہ تعالیٰ کے فضل سے اور سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی توجہ و نظرِ عنایت سے وہ مبارک ساعت آگئی کہ سری نگر میں ایک نئی مرکزی مسجد کی تعمیر کا کام شروع ہو گیا۔

ابتدائی انتظام

اس غرض کے لئے مورخہ ۱۰؍ کو مرکز سے مکرم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز ناظر جائیداد صدر انجمن احمدیہ تشریف لائے تاکہ ٹھیکیدار جناب حاجی علی محمد صاحب سے معاہدہ کی شرائط طے کر کے ابتدائی تیاری کا کام شروع کیا جا سکے چنانچہ انہوں نے lease اور Agreement کو آخری شکل دے کر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کے تشریف لانے سے قبل بنیادوں کا کام کروایا اور مسجد کی تعمیر کے لئے محکمہ فوڈ کے ڈائریکٹر سے مل کر سیمنٹ کا پرمٹ حاصل کیا۔

محترم صاحبزادہ صاحب کی سری نگر میں تشریف آوری!!

پروگرام کے مطابق مورخہ ۱۴؍ کو بعد دوپہر حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب بذریعہ ہوائی جہاز تشریف لائے۔ آپ کے استقبال کے لئے ہوائی اڈہ پر دو درجن سے زائد احباب پھولوں کے ہار لئے ایک قطار میں کھڑے تھے اس موقعہ پر نہ صرف جماعت سری نگر کے متعدد دوست موجود تھے بلکہ جماعتِ احمدیہ یاری پورہ۔ آسنور سے بھی مخلص نوجوان آئے ہوئے تھے تمام دوستوں نے نہایت وقار کے ساتھ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کا اَھْلًا وَّسَھْلًا وَّ مَرْحَبًا کہہ کر پرتپاک خیر مقدم کیا۔ اور گلپوشی کی۔

حضرت صاحبزادہ صاحب سلمہ ہوائی مستقر سے سیدھے مسجد احمدیہ میں تشریف لائے اور کچھ دیر تک احباب جماعت سے مصروفِ گفتگو رہے۔ مشن ہاؤس پر چائے سے تمام مہمانانِ کرام کی تواضع کی گئی اور بعدہٗ مکرم عبد السلام صاحب ٹاک کے ہاں تشریف لے گئے۔ جہاں کہ حضرت صاحبزادہ صاحب کے قیام کا انتظام تھا۔

مورخہ ۱۵؍ کو حضرت صاحبزادہ صاحب سلمہ قریباً ۱۱ بجے مشن ہاؤس میں تشریف لائے اور کافی دیر تک احباب جماعت سے گفتگو فرماتے رہے اور احباب کو ملاقات کا شرف بخشا۔ ملاقات کے بعد حضرت صاحبزادہ صاحب مع مرکز سے آئے ہوئے مہمانانِ کرام کے مکرم خواجہ عبد العزیز صاحب سیکرٹری مال کے گھر پر تشریف لے گئے اور وہاں کھانا تناول فرمایا۔ بعد ازاں جمعہ کے لئے تشریف لائے اور ایک ایمان افروز خطبہ دیتے ہوئے فرمایا:

"یہ بات ہمارے ذہنوں میں مستحضر رہنی چاہیئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت اللہ تعالیٰ کی اہم اور روحانی تقدیروں میں سے ایک بڑی تقدیر ہے اور دینِ اسلام کو دیگر ادیان پر غالب کرنا بھی ایک تقدیر ہے۔ اس کے پیشِ نظر ہماری زندگیاں قرآنِ کریم کے احکامات کے مطابق بسر ہونے والی ہوں اور ہر فعل اور قول اس کے مطابق ہو۔ اور قرآن کریم کی روشنی میں وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ کے ... اس دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہو اور آخرت میں بھی" اس موقعہ پر آپ نے سیدنا حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ایک ایمان افروز خطاب کا کچھ حصہ سنایا اور احباب کو اپنا مقام اور ذمہ داریوں کے سمجھنے کی طرف توجہ دلائی۔ بعدہٗ نمازِ جمعہ کے بعد نمازِ عصر بھی ادا کی گئی۔

نماز کے بعد مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز نے تعمیر مسجد کے متعلق احباب کی دیرینہ خواہش اور اس کے پورا ہونے پر احباب جماعت کو شکرانہ ادا کرنے اور چندہ کی فراہمی کی طرف توجہ دلائی۔ اس موقع پر مکرم شیخ عبد الحمید صاحب

(باقی دیکھئے صفحہ ۹ پر)

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان (پن ۱۴۳۵۱۶) سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان‏:

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲۸ وفا ۱۳۵۶ ہش

شرعی قوانین کا نفاذ اور اسلامی ممالک

ہمسایہ ملک پاکستان میں جب ۵ جولائی کو ملک کا نظم و نسق فوج نے سنبھال لیا تو اس کے بعد وقتاً بعد وقتٍ جو احکام مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر کی طرف سے جاری ہوئے اُن میں سے ایک یہ بھی تھا کہ جس شخص کے متعلق چوری کا جرم ثابت ہو گا شریعت کی رُو سے اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔ اس طرح اسلامی شریعت کا یہ قانون ہمارے ہاں اخبارات میں خصوصیت سے شائع ہوا اور دلچسپی سے پڑھا گیا۔ اسی دوران مورخہ ۱۶ جولائی کو نشری خبروں میں حکومتِ مصر کے بارہ میں یہ سنا گیا کہ وہاں بھی شریعت کے مطابق قوانین کا نفاذ عمل میں لایا جانا زیرِ غور ہے۔ اس طرح وہاں بھی چوری کی سزا کے طور پر ہاتھ کاٹا جایا کرے گا۔ اس سے قبل صرف سعودی عرب ہی واحد اسلامی ملک تھا جہاں عرصہ سے شرعی قوانین نافذ العمل ہیں۔

اس طرح کی خبریں ریڈیو میں سُن کر اور اخبارات میں پڑھ کر جہاں اسلام پسند طبقہ کو ایک گونہ خوشی ہوتی ہے کہ دنیا کے کسی خطہ میں تو شریعتِ اسلامیہ کے مقرر کردہ قوانین روبعمل لائے جا رہے ہیں۔ وہاں غیر مسلم دوستوں کو اس طرح کے قوانین کے نافذ العمل ہونے پر بہت کچھ تعجب ہوتا ہے۔ اور حیرت و استعجاب کے ملے جلے جذبات کے تحت وہ اپنے علم میں اضافہ کے لئے بہت سے سوالات دریافت کرنا چاہتے ہیں۔ مثلاً:۔

ایک تعلیم یافتہ غیر مسلم دوست نے اس موقعہ پر ــــــــ دریافت کیا گیا کہ "شریعت" کیا ہے؟ اس کے بعد وہ طبعاً یہ بھی دریافت کرنا چاہتے تھے کہ شریعت کے مطابق جو سزا کے طور پر چور کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے اس کی معقولیت پر بھی روشنی ڈالی جائے چنانچہ اس موقعہ سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے انہیں بتایا گیا کہ شریعت کے لفظی معنیٰ رستہ اور طریقہ کے ہیں۔ اور اسلامی شریعت کا مطلب یہ ہوا کہ دین اور مذہب کا وہ طریق جو پاک محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالیٰ سے حکم پاکر ساری دنیا کو بتایا۔ اور اس پر قائم رہنا ہر مسلمان کا فرضِ واجبی قرار دیا۔ اسلامی شریعت کا اوّل ماخذ قرآن کریم ہے جس کا ایک ایک لفظ خدا تعالیٰ کا الہام ہے۔ جو پاک محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔ اور اب تک بکلّی محفوظ ہے۔ اور ان الٰہی ہدایتوں پر مشتمل ہے جن پر کاربند رہنے کا تمام مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے۔ چونکہ قرآن کا مخاطب دنیا کا ہر انسان ہے اس لئے دوسرے لفظوں میں ہم یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ شریعتِ اسلامیہ وہ مفصل طریقِ ہدایت ہے۔ جو تمام بنی نوع انسان کے لئے اپنے اندر ایک مکمل ضابطۂ حیات رکھتا ہے اس کامل ضابطہ میں پوری شرح و بسط کے ساتھ ان سب راہوں کی نشان دہی کی گئی ہے کہ کس طرح ایک مسلمان کو اپنی روزمرّہ کی زندگی ایک مثالی انسان کے طور پر گذارنی ہے اس کی زندگی کا یہ منضبط پروگرام اس کے گھر کی چار دیواری سے شروع ہو کر اس کے محلہ، شہر ملک بلکہ ساری دنیا پر محیط ہے اسے بتایا گیا ہے کہ اس نے ایک اچھا شہری بن کر کس طرح بنی نوع کے ساتھ مل کر زندگی گزارنی ہے اس سلسلہ میں ان اہم حقوق و فرائض کی نشاندہی بھی کر دی گئی ہے کہ جو ہر فرد پر انفرادی رنگ میں اور اجتماعیت کا ایک فرد ہونے کے لحاظ سے دنیوی معاشرے میں اس پر واجب ہوتے ہیں پھر یہ حقوق آگے دو بڑے حصوں میں منقسم ہیں۔ ایک حصّے کو حقوق اللہ اور دوسرے کو حقوق العباد کے ناموں سے پکارا گیا ہے۔ قرآن مجید۔ احادیث نبویہ اور کتب فقہ میں اس کی مکمل تفصیل بیان ہوتی ہے۔

اسلامی قوانین کا دوسرے دنیوی قوانین سے ایک بڑا فرق یہ بھی ہے کہ اسلام نے ایسے جملہ قوانین کو تقویٰ اللہ کے ساتھ معلّق کر دیا ہے تقویٰ اللہ کیا ہے؟ سادہ لفظوں میں اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر کام کرتے وقت خدا کو حاضر ناظر جاننا اور ہر فعل کے وقت اس آخری محاسبہ کا خوف دل میں رکھتے ہوئے اسے احسن طور پر بجا لانا۔

دوسرے نمبر پر ہمارے اس قابلِ احترام غیر مسلم دوست کا استفسار اس شرعی قانون کے بارہ میں تھا کہ چوری کا جرم ثابت ہونے پر سزا کے طور پر چور کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے ہمارے اس دوست کی طرح تمام وہ غیر مسلم بھائی جن کو بہت سی تفصیلات و شرائط کا علم نہیں جو اس طرح کے اسلامی قوانین کے لئے ضروری قرار دی گئی ہیں انہیں شریعت کی یہ سزا کسی قدر سخت اور شاید قابلِ اعتراض بھی نظر آتی ہو۔ اس کی حقیقت کو سمجھنے کے لئے سب سے پہلے تو یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہیئے کہ شریعتِ اسلامیہ کی رُو سے چوری کے کسی بھی کیس میں پہلے مرحلہ پر اس قسم کی کڑی سزا نہیں۔ بلکہ اس کے لئے بہت سی دوسری شروط کا پایا جانا ضروری ہے مثلاً یہ کہ خاص مقدار اور مالیت کی چیز کی چوری ہو اور چور کا جرم بپایۂ ثبوت پہنچ جائے نیز چور اور چوری کے دیگر حالات و کوائف کو بھی محفوظ رکھنے کے بعد قطع ید (ہاتھ کاٹنے) کا حکم صادر ہوتا ہے پہلے نہیں۔

دوسرے نمبر پر اس حکم کی شدت کا پہلو ہے یہ پہلو بھی خاص طور پر قابلِ فہم ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جن افراد کا سرقہ کے کیس سے براہ راست تعلق نہیں ہوتا ایسے افراد کے جذبات و احساسات یقیناً مختلف ہوتے ہیں بمقابلہ اس شخص کے جس کے ہاں چوری کی واردات ہوئی جبکہ کسی چور نے اس کی غفلت کی گھڑیوں میں اس کا خون پسینے کی کمائی کا اندوختہ مختصر سے وقت میں اڑا لیا۔ اب دیکھئے ایسے وقت میں اس کے دلی جذبات کس نوعیت کے ہوتے ہیں۔ اس کے دل سے پوچھئے کہ اس پر کیا بیت رہی ہے۔ اس سے چوری کے فعل کی شناعت کا کسی قدر اندازہ لگایا جا سکتا ہے چور نے تو اپنے ہاتھ کی صفائی کے ذریعہ مالک کا اندوختہ اپنے قبضہ میں کر لیا۔ لیکن اس کے اس فعل نے آن کی آن میں مالک کو خالی ہاتھ کر دیا بسا اوقات ایسا بھی ہوا ہے کہ ایک بیوہ ماں نے سالہا سال کی محنت و مشقت کے ساتھ اپنی بیٹی کو رخصت کرنے کے لئے جہیز تیار کیا لیکن ایک شاطر چور آیا اور سب کچھ اڑا لے گیا۔ اب اندازہ لگایئے ان لٹی پٹی ماں بیٹیوں کے دلی جذبات کا اُن کی درد بھری آہوں اور بہتے آنسوؤں کا۔ اس پسِ منظر میں چور کے اس گھناؤنے فعل پر غور و فکر کیا جائے تو یقیناً کوئی بھی انصاف پسند شخص اسلامی شریعت کے اس قانون کو نہ تو سختی پر محمول کرے گا۔ اور نہ چور کے لئے اس کے دل میں کوئی نرم گوشہ ہی ہو گا۔ اس کے دل کی آواز مبنی بر انصاف یہ فیصلہ ہی صادر کرے گی کہ وہ ہاتھ بالضرور کٹ جانا چاہیئے جس نے ایسی واردات کے لئے حرکت کی اور اس کا کٹا ہوا ہاتھ دوسروں کے لئے بھی عبرت کا ایک منہ بولتا ثبوت ہونا چاہیئے۔

قطع ید کی شرعی سزا اگرچہ بادی النظر میں بڑی بھاری اور تکلیف دہ دکھائی دیتی ہے۔ لیکن معاشرہ سے خرابیوں کے استیصال ... اور اُن پر مؤثر طریق سے کنٹرول کرنے کا ایسا ذریعہ ہے کہ شریعت کی اس سزا سے جو شاندار نتائج دنیا کے مشاہدہ میں آچکے ہیں موجودہ مہذب دنیا کا منضبط کوئی آئین بھی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ ہمیں یاد ہے کہ مرحوم شاہ سعود کی زندگی کا واقعہ ہے کہ ایک دفعہ وہ سرکاری دورہ پر امریکہ تشریف لے گئے اس دوران ایک موقعہ پر ان سے بعض اخباری نمائندوں نے معترضانہ رنگ میں (اسی) طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ آپ کے ملک میں سرقہ کی سزا بڑی سخت اور تکلیف دہ ہے اس کے جواب میں شاہ مرحوم نے ان سے امریکہ کے ایک شہر کا نام لے کر دریافت کیا کہ آپ کی اپنی معلومات کے مطابق امریکہ کے اس شہر میں ماہِ رواں میں کس قدر چوری کے کیس ہوئے ہیں؟ اخباری نمائندوں کا جواب سینکڑوں میں نہیں بلکہ ہزاروں میں تھا۔ اس پر شاہ مرحوم نے کہا چوری کے جس قدر کیس آپ کے ملک میں صرف ایک شہر میں صرف ایک ماہ میں ریکارڈ ہوئے ہیں میرے سارے ملک میں گزشتہ دس برس کی مدّت میں اس قدر تعداد نہیں ہوتی ہے۔ یہ محض ہوائی نہیں بلکہ واقعاتی باتیں ہیں۔ اس سے نتیجہ نکالا جا سکتا ہے کہ گو بادی النظر میں شریعت کا یہ حکم بڑا سخت اور بلکہ بعض لوگوں کے نزدیک "ظالمانہ" دکھائی دیتا ہے۔ لیکن آپ نے دیکھ لیا کہ دور رس نتائج کے لحاظ سے یہی حکم ملک کی کثیر آبادی کے لئے کیسے پُرامن ماحول کو جنم دیتا ہے

(باقی صلا پر دیکھئے)

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کے راستہ کی طرف دعوت دینے کا قرآنی طریق اور اس کے مختلف پہلو

پیغامِ حق پہنچانے کیلئے تین چیزوں کا ہونا ضروری ہے۔ قولِ احسن۔ عملِ صالح۔ روح کی پکار

اس راہ میں کامیاب وہی ہوتے ہیں جو زبان ہی سے دعوت نہیں دیتے بلکہ عملی نمونہ سے بھی لوگوں کو خدا کی طرف بلاتے ہیں اور ان کی روح آستانۂ الٰہی پر پڑی ہوتی ہے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۱۲ر شہادت ۱۳۴۷ ہش مطابق ۱۲ر اپریل ۱۹۶۸ء بمقام مسجد مبارک ربوہ

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیاتِ قرآنیہ کی تلاوت فرمائی:-

وَقُلْ لِّعِبَادِیْ یَقُوْلُوا الَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ۔ اِنَّ الشَّیْطٰنَ یَنْزَغُ بَیْنَهُمْ۔ اِنَّ الشَّیْطٰنَ كَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِیْنًا۔

(بنی اسرائیل آیت ۵۴)

اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ۔

(النحل آیت ۱۲۶)

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَاۤ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَلَا تَسْتَوِی الْحَسَنَةُ وَلَا السَّیِّئَةُ اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَكَ وَبَیْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ۔ وَمَا یُلَقّٰىهَاۤ اِلَّا الَّذِیْنَ صَبَرُوْا وَمَا یُلَقّٰىهَاۤ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِیْمٍ۔

(حٰم سجدہ آیات ۳۴ تا ۳۶)

اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ السَّیِّئَةَ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا یَصِفُوْنَ۔ وَقُلْ رَّبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّیٰطِیْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنِ۔

(المؤمنون آیت ۹۷، ۹۸، ۹۹)

اس کے بعد فرمایا:-

اللہ تعالیٰ نے انسان کی زبان کو بھی آزاد نہیں چھوڑا اس پر بہت سی پابندیاں عائد کی ہیں اور

ایک مومن کا فرض

قرار دیا ہے کہ وہ صرف سچ ہی بولنے والا نہ ہو۔ صرف قولِ سدید ہی کا پابند نہ ہو بلکہ حسن قول کی پابندی کرنے والا ہو۔ اور حکمت یہ بیان کی کہ اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو شیطان تمہارے درمیان فساد ڈال دیگا۔ یَنْزَغُ بَیْنَهُمْ

انسان کی زبان کا اعمالِ صالحہ میں سے ہر عمل کے ساتھ تعلق پیدا ہو سکتا ہے اور ہر عمل کو انسان کی زبان ضائع بھی کر سکتی ہے۔ اس لئے انسان کی زبان کو، اس کے قول کو اس کے اظہار کو اسلام نے بڑی ہی اہمیت دی ہے اور اسے اس طرف متوجہ کیا ہے کہ اگر تم اپنی زبان سنبھال کر نہیں رکھو گے تو اللہ تعالیٰ کے غضب کے مورد بن جاؤ گے اور خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی بجائے شیطان کے مقرب ٹھہرو گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسی

اصولی تعلیم کی طرف اشارہ

کرتے ہوئے یہ فرمایا ہے ؎

بدبخت تر تمام جہاں سے وہی ہوا
جو ایک بات کہہ کے ہی دوزخ میں جا گرا
پس تم بچاؤ اپنی زباں کو فساد سے
ڈرتے رہو عقوبتِ ربّ العباد سے
دو عضو اپنے جو کوئی ڈر کر بچائے گا
سیدھا خدا کے فضل سے جنت میں جائیگا
وہ اک زباں ہے عضوِ نہانی ہے دوسرا
یہ ہے حدیثِ سیّدنا سیّد الوریٰ

(براہین احمدیہ حصہ پنجم)

غرض جہاں تک عام بول چال کا تعلق ہے اظہار کا تعلق ہے، جب دو انسانوں کے درمیان واسطہ پیدا ہوتا ہے ایک دوسرے کے سامنے آتے ہیں ایک دوسرے کے افسر یا ماتحت ہوتے ہیں۔ ایک دوسرے کی نگرانی میں ہوتے ہیں ایک دوسرے کے راعی یا رعیت بنتے ہیں۔ بعض کے لئے خواہ وہ دنیوی لحاظ سے اور انتظامی لحاظ سے بالا مقام رکھتے ہیں، خواہ وہ دنیوی لحاظ سے بالا مقام نہ رکھتے ہوں، ماتحتی کا مقام رکھتے ہوں، خواہ وہ سکھانے والے ہوں یا سیکھنے والے ہوں۔ اثر انداز ہونے والے ہوں یا اثر کو قبول کرنے والے ہوں

ہر ایک کے لئے یہ حکم

دیا ہے کہ

یَقُوْلُوا الَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ

جو سب سے اچھی بات، جو سب سے اچھا طریق بیان ہو اس کی پابندی کرو۔ ورنہ تم شیطان کے لئے رخنوں کو کھولنے والے ہو گے۔ زبان سے ایک بڑا کام الٰہی سلسلوں میں یہ لیا جاتا (اور "زبان" کے اندر "قول" کے اندر ہر قسم کا اظہار ہے) کہ تمام بنی نوع انسان کو

اللہ تعالیٰ کے راستے کی طرف دعوت

دی جاتی ہے۔ اس لئے آج میں جن کو مخاطب کر رہا ہوں وہ صرف پاکستان سے تعلق نہیں رکھتے بلکہ میرے مخاطب تمام وہ لوگ ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف اپنے کو منسوب کرتے ہیں اور دنیا کے مختلف ممالک میں رہائش پذیر ہیں اور میں انہیں اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے ایک صداقت کو صداقت سمجھ کر قبول کیا ہے۔ آپ اس یقین پر قائم ہوئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ آپ کے لئے قرآنی ہدایت کی ان راہوں کی نشاندہی کی ہے

جو قربِ الٰہی تک پہنچانے والی

ہیں اور آپ کے دل میں یہ درد پیدا ہوتا ہے کہ جس صداقت کو، جس روشنی کو، جس نور کو، جس جنت کو جس نعمت کو آپ نے پایا ہے آپ کے دوسرے بھائی بھی اسے پائیں۔ اور آپ ہی کی طرح وہ بھی اس سے فائدہ اٹھائیں اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے وہ بھی وارث ہوں اس کے لئے آپ کو اظہار کرنا پڑتا ہے زبان سے بھی، اشارہ دل سے بھی، بعض دفعہ خاموشی سے بھی اور تحریر سے بھی اور عمل سے بھی پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہارے دل میں ایک زبردست خواہش پیدا ہو گی کہ وہ جنہوں نے اسلام کی صداقت کو قبول نہیں کیا اور اس کی حقانیت کو نہیں سمجھا اور اس کی روح کو حاصل نہیں کیا اور اللہ تعالیٰ کی معرفت سے وہ محروم ہیں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ابدی فیوض سے وہ ناواقف ہیں یہ لوگ بھی ان تمام باتوں کو سمجھیں اور پہچانیں اور اس زندگی اور اس زندگی کی بہبود کا اور کامیابی اور فلاح کا سامان پیدا کریں۔ ہم تمہیں یہ کہتے ہیں کہ تم اپنے رب کے رستہ کی طرف ان لوگوں کو ضرور بلاؤ لیکن یاد رکھو کہ یہ دعوت (اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ)

حکمت اور موعظہ حسنہ

کے ساتھ ہونی چاہیئے۔

حکمت کے ایک معنی تو یہ ہیں کہ علم اور عقل کے ذریعہ حق کو درست پانا اور احقاق حق کے لئے علمی اور عقلی دلائل دینا (جن سے قرآن عظیم بھرا ہوا ہے) پس اللہ تعالیٰ یہاں یہ فرماتا ہے کہ علمی اور عقلی دلائل ان لوگوں کے سامنے رکھو جو اپنے رب کو پہچانتے نہیں دوسرے معنی حکمت کے قرآن کریم اور اس کے مضامین اور اس کی تفسیر کے ہیں جیسا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے پس اللہ تعالیٰ نے یہاں یہ فرمایا کہ قرآن کریم میں بہت سے

روحانی علمی اور عقلی دلائل

رکھے گئے ہیں اور وہی مضبوط تر اور بہتر دلائل ہیں یعنی تم قرآن کریم کے ذریعہ اپنے رب کے رستہ کی طرف مخلوقِ خدا کو بلاؤ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے (اور یہ تیسرے معنی ہیں) کہ:-

اَلْحِكْمَةُ حُكْمٌ وَقَلِیْلٌ فَاعِلُهٗ (مفردات راغب میں ہے کہ یہاں حکم سے مراد حکمت ہے) اور آپ نے یہ بھی فرمایا کہ خاموشی بھی بعض دفعہ حکمت میں شامل ہوتی ہے لیکن کم ہیں جو اسے سمجھتے اور اس پر عمل کرتے ہیں۔ جس وقت مخالفِ اسلام اپنی مخالفت میں بڑھ جاتا ہے اور اس کی فضا کو مکدر کر کے فتنہ و فساد کو پھیلانا چاہتا ہے اس وقت اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ کے یہ معنی ہوں گے کہ اس کے جواب میں خاموشی اختیار کر کے اللہ تعالیٰ کی راہ کی طرف تم بلاؤ کیونکہ

خاموشی بھی ایک بلیغ زبان ہے

جو بسا اوقات بڑی ہی مؤثر ثابت ہوتی ہے۔

(مدد جب بڑھ گیا شورِ فغاں میں
نہاں ہو گئے ہم یارِ نہاں میں)

حکمت کے ایک معنی معرفۃ افضل الموجود وفعل الخیرات کے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ نے جو مخلوق پیدا کی ہے اس کا صحیح علم حاصل کرنا اور نیکیاں بجا لانا یعنی نیک کام اور حسن سلوک کرنا۔ پس اللہ تعالیٰ یہاں یہ فرماتا ہے کہ ہر ایک مخاطب کی طبیعت، ذہنیت اور اس کے علم اور اس کی فراست کے مطابق بات کرو ورنہ وہ سمجھ نہ سکیگا ایک عام آدمی کے سامنے اگر آپ فلسفہ کی باریک باتیں پیش کریں تو وہ آپ کا منہ دیکھتا رہ جائیگا لیکن اس پر کوئی اثر نہیں ہوگا۔ دعوت الی الحق کا یہ مطلب تو نہیں کہ آپ نے اپنی ہمہ دانی یا فلسفی ہونے کا اظہار کرنا ہے۔

دعوت الی الحق کے یہ معنی ہیں

کہ وہ جو راہ سے بھٹکا ہوا ہے وہ سیدھی راہ کی طرف آجائے اور وہ اس راستہ کو بھی پہچان سکتا ہے جب جو بات آپ کریں وہ اس کو سمجھنے کے قابل بھی ہو۔ اور یہاں اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا کہ صرف بات کا اس کے اوپر اثر نہیں بلکہ جو سلوک اور جو برتاؤ تمہارا اس کے ساتھ ہوگا۔ وہ اس پر بہت اثر انداز ہوگا۔ اس لئے بِالْحِکْمَۃِ نیک سلوک کے ساتھ تم اسے اپنی طرف کھینچو اور اس کے ذہن اور فراست اور علم کے مطابق قرآنی دلائل اس کے سامنے رکھو تاکہ وہ نور جو اللہ تعالیٰ نے قرآن عظیم میں رکھا ہے اس کے دل پر اثر کرنے اور اسے روشن کرنے والا ہو جائے۔

وَالْمَوْعِظَۃِ الْحَسَنَۃِ اس میں خدا تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ دنیا میں جب بھی الٰہی سلسلے جاری کئے جاتے ہیں اس وقت ساتھ ہی ساتھ

انذار کا بھی ایک پہلو ہوتا ہے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جو تمام انبیاء کے سردار اور تمام انبیاء کے حقیقتاً (معنوی لحاظ سے) باپ بھی ہیں کیونکہ ہر ایک نے آپ سے فیض حاصل کیا آپ کی کتاب سے فیض حاصل کیا جس کا ایک حصہ ان کو دیا گیا تھا۔ آپ نے دنیا کی محبت میں اور اس فکر میں کہ دنیا اپنے رب کو پہچانتی نہیں اپنی زندگی کے تمام لمحات گذارے لیکن اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق اور اس کی وحی کے مطابق آپ نے دنیا کو بہت ڈرایا بھی۔ اس سے نہیں کہ اگر تم میری خدمت نہیں کرو گے تو تباہ ہو جاؤ گے بلکہ اس سے کہ اگر تم اپنے رب کو نہیں پہچانو گے تو تباہ ہو جاؤ گے۔ اور اس کے غضب کے مورد بن جاؤ گے۔

غرض انبیاء علیہم السلام جہاں دنیا کی بھلائی کے لئے ان کی خیر خواہی کے لئے ہر قسم کے اچھے کام کرتے ہیں وہاں ان پر یہ فرض بھی عائد ہوتا ہے کہ وہ دنیا کو جھنجھوڑیں ... جگائیں اور کہیں کہ اگر تم اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبیک نہیں کہو گے تو وہ ناراض ہو جائے گا اور تمہیں اس دنیا میں بھی اور اس دنیا میں بھی گھاٹے کا منہ دیکھنے پڑیگا پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انذار (موعظہ کے اندر ہی انذار کا پہلو بھی آتا ہے کیونکہ موعظہ اسی نصیحت کو کہتے ہیں جس میں انذار ملا ہوا ہو) تو پہنچانا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا یہی منشاء ہے لیکن اچھے رنگ میں پہنچاؤ جس سے وہ اپنے رب کی طرف متوجہ ہوں۔ اس سے نفرت اور فرار کے پہلو کو اختیار نہ کریں وَجَادِلْھُمْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ اگر وہ ایک غلط رائے پر قائم ہیں اور غلط عقائد پر وہ کھڑے ہیں اس لئے تم جَادِلْھُمْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ کی ہدایت پر عمل کرو۔ جدال کے معنی رائے کو موڑ دینے کے ہیں پس اللہ تعالیٰ نے یہاں فرمایا کہ جو اختلافات وہ تم سے رکھتے ہیں ان اختلافات کو دور کرنے کے لئے فساد کی راہیں نہیں بلکہ امن اور صلح کی راہوں کو اختیار کرو اور اس طرح پر ان کے خیالات کے دھارے کو موڑنے کی کوشش کرو۔ جَادِلْھُمْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ پڑھنے یا پڑھنے کے بعد دماغ میں یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ یہ اَحْسَنُ کیا ہے کیا اس اَحْسَنُ کی تلاش ہم نے خود کرنی ہے یا اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اس کی طرف راہنمائی فرمائی ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَی اللّٰہِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ کہ

قول کے لحاظ سے احسن

وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دے پس ہر وہ دعوت جو صحیح طریق پر دی گئی ہو اور جس کا مقصود یہ ہو کہ خدائے واحد و یگانہ کو دنیا پہچاننے لگے وہ احسن قول ہے وہ قول جو شرک کی طرف لے جاتا ہے وہ قول جو بدعت کی طرف لے جاتا ہے وہ قول جو دہریت کی طرف لے جاتا ہے وہ قول جو فساد کی طرف لے جاتا ہے وہ قول جو باہمی جھگڑوں کی طرف لے جاتا ہے وہ قول احسن نہ ہے۔ احسن قول وہی ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف لے جانے والا ہے اور چونکہ صرف زبان کا دنیا پر اثر نہیں ہوتا جب تک عملی نمونہ ساتھ نہ ہو اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَعَمِلَ صَالِحًا پس تم پر فرض ہے کہ تم اپنے عملی نمونہ سے دنیا پر یہ ثابت کرو کہ تم واقعہ میں خدا کے مقرب اور اسی کی طرف بلانے والے ہو تمہیں اپنا فائدہ مطلوب نہیں ہے ہم

تمہاری فلاح اور تمہاری نجات

اس میں دیکھتے ہیں کہ تم اپنے رب کو پہچانتے لگو اور اسی کی طرف ہم دعوت دیتے ہیں اور اس بات کا ثبوت کہ ہم واقعہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دیتے ہیں اپنے فائدہ کی تلاش میں نہیں ہیں یہ ہے کہ ہم جو کہتے ہیں اس کے مطابق عمل بھی کرتے ہیں یہ نہیں کہ ہم تمہیں کہیں کہ تم خدا تعالیٰ کے لئے ... قربانیاں دو لیکن ہم خود قربانیوں میں پیچھے ہوں ہم تمہیں کہیں کہ خدا کے لئے اپنے نفسوں کی قربانی دو اور خود ہمارا یہ حال ہو کہ ذرا سی بات پہ ہمارے جذبات بھڑک اٹھیں نہیں بلکہ احسن قول اس کا ہے جو اپنی زبان سے بھی اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والا ہے اور اپنے عمل سے بھی اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والا ہے وَقَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اور اس کی روح کی بھی یہی آواز ہے کہ میں مسلم ہوں اور چاہتا ہوں کہ تم بھی مسلمان ہو جاؤ مجھ کو تم سے

کسی دنیوی فائدہ کا طالب نہیں

میں نے تو اپنا سب کچھ ہی اپنے رب کے قدموں پر قربان کر دیا ہے میری تو اپنی کوئی خواہش باقی نہیں رہی میرا تو اپنا کوئی جذبہ باقی نہیں رہا میرا تو اپنا کوئی مال باقی نہیں رہا جو تمہاری نظر میں میری اولاد یا رشتہ دار ہیں ہر آن میری روح کی یہ آواز ہے کہ جہاں میں اپنے نفس کو اپنے خدا کی راہ میں قربان کردوں یہ بھی اسی کی راہ میں قربان ہو جائیں اگر یہ تین آوازیں تم دنیا میں بلند کرو گے زبان، عمل صالح اور روح کی پکار یعنی تمہاری دعوت بھی اللہ کی طرف ہے تمہارا عمل بھی محض اس کے لئے ہے اور تمہاری روح بھی اس کے آستانہ پر پڑی ہوئی ہے تو پھر تم لوگوں کو رب کی طرف اپنے پیدا کرنے والے کی طرف واپس لوٹانے میں کامیاب ہو گے ورنہ نہیں وَلَا تَسْتَوِی الْحَسَنَۃُ وَلَا السَّیِّئَۃُ اور حقیقت یہی ہے کہ جو

نعمت اور خوشحالی

حقیقی معنی میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہاں بھی اور وہاں بھی ملتی ہے وہ اور سیئہ برابر نہیں ہو سکتیں جو خدا کی نعمتیں ہیں جو خدا کی رحمتیں ہیں ان کے مقابلہ پر شیطان کیا پیش کر سکتا ہے کچھ بھی نہیں اس لئے (اِدْفَعْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ) ہم پھر کہتے ہیں کہ یہ اَحْسَنُ جس کا اس آیت میں اور دوسری آیات میں ذکر ہے اس کے ذریعہ تم برائی کا جواب دو۔

یہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم شر سے کلی طور پر پاک بھی ہو جاؤ تب بھی شیطان ایسا انتظام کریگا کہ وہ اپنے ماننے والوں میں سے بعض کو فساد پر اکسائے گا۔ اور امن کی فضا کو مکدر کرے گا۔

پس ہر وہ مسلمان بھی جو دنیا کے ملک ملک میں اس وقت پھیلا ہوا ہے اسکو اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے کہ اگر فساد اور فتنہ کے یہ حالات طاغوتی طاقتیں پیدا کرنا چاہیں تو

ہمارا تمہیں یہ حکم ہے

کہ تم ان کے بہکاوے میں نہ آنا بلکہ اپنے نفسوں پر قابو رکھنا اور جو اَحْسَنُ ہے اس کے ذریعہ اپنا دفاع کرنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی نہایت ہی بدزبان شخص مخالف اسلام قادیان آئے اور ایک سو گالیاں ہیں نہایت فحش اور گندی گالیاں دیتا ہے تب بھی دنیا یہ دیکھے گی کہ ہم اپنے نفس پر قابو رکھتے ہیں اور ہم گالی کے مقابلہ پر گالی نہیں دیتے اور سیئہ کے مقابلہ پر سیئہ کر کے بیٹھیں نہیں کرتے بلکہ سیئہ کے مقابلہ میں ہم حسنہ کو پیش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس کے بغیر تم اپنے مخالفوں کے دل جیت نہیں سکتے لیکن اگر تم ہماری تعلیم کے مطابق احسن چیز کو دنیا کے سامنے رکھو گے تو وہ جو آج تمہارے مخالف اور بدگو ہیں تمہارے دوست اور بڑے جوش کے ساتھ تمہاری دوستی کا اظہار کرنے والے بن جائیں گے مگر اس کے لئے ہمیں

انتہائی صبر کی ضرورت

ہے انتہائی طور پر اپنے نفس کو عقل اور شریعت کی پابندیوں میں جکڑنے کی ضرورت ہے یہی صبر کے معنے ہیں کہ گویا پابندیاں شرع لگائی ہے۔ وہ آدمی بشاشت سے اور خوشی سے خدا کی رضا کیلئے قبول کرے اور ایسا ہی کیا کرتے ہیں جو ذو حظِ عظیم ہوتے ہیں۔ یعنی جن پر اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے نہ کہ انکے کسی عمل کی وجہ سے بہت رحمتیں نازل کرتا ہے اور جن کے متعلق صحیح معنی میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ روحانی طور پر ایسے ہی ہیں جیسا کہ دنیوی لحاظ سے بہت سے لوگ ہوتے ہیں۔ جن کے متعلق دنیا کی نگاہ یہ سمجھتی ہے کہ وہ حظِ عظیم رکھنے والے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے پھر یہ فرمایا اِدْفَعْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ السَّیِّئَۃَ کہ جو احسن ہے اس سے سیئہ کو دور کرو اور اس سیئہ کے اثر سے خود کو بچاؤ اور یہ یاد رکھو کہ تمہیں تو طاقت حاصل نہیں کہ تم

روحانی میدانوں کے فتح مند سپاہی

بن سکو۔ یہ ہمارے فضل سے ہوتا ہے اور نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا یَصِفُوْنَ جو اسلام اور صداقت اور ہدایت کے مقابلہ میں مخالفت کر رہا ہے یا کہہ رہا ہے کہ اس کو ہم بہتر جانتے ہیں اور ہم ہی اس کا علاج کر سکتے ہیں ہمارے فضلوں کے بغیر تم اس فتح کو نہیں پا سکتے جو فتح تمہارے لئے مقدر ہے پس

اپنے نفس کے جوشوں کو دبا رکھو

اور نفسوں کی بجائے مجھ پر بھروسہ کرو کہ میں سب طاقتوں والا ہوں اور دعائیں کرتے رہو۔

رَبِّ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ ھَمَزٰتِ الشَّیٰطِیْنِ وَاَعُوْذُ بِکَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنِ

کہ جو طاقتیں اللہ تعالیٰ کے دین کے خلاف ہوں اللہ تعالیٰ ان کو پسپا کرے اور انہیں شکست دے اور اسلام کا نام بلند ہو اور ہر بندہ اپنے رب کو پہچانے اور حقیقی عبد بن کر اس کے حضور جھک جائے

خدا کرے کہ ایسا ہی ہو

اور خدا کرے کہ ہمیں دعاؤں کی توفیق ملے اور خدا کرے کہ ہمارا خدا ہماری دعاؤں کو قبول کرے اور اپنے وعدوں کو ہمارے حق میں پورا کرے۔ (آمین)

حضرت مسیح علیہ السلام کشمیر میں

افغانستان کے ایک قدیم فرقے کی کہانی اباجیجی کی زبانی

احادیث المسیح نامی ایک کتاب کا انکشاف

مکرم شیخ عبد القادر صاحب۔ لاہور

افغانستان میں ہرات کے قرب و جوار میں "عیسیٰ بن مریم" کے پیروؤں کے نام سے ایک قدیم عیسائی فرقہ آباد ہے۔ جو بالعموم عام طور پر مسلمان کہلاتے ہیں۔ اُن کا دعویٰ ہے کہ :۔

- حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیبی موت سے بچائے گئے۔
- اپنے دوستوں کے پاس ایک مدت تک مخفی رہے۔
- پھر وہ کنعان سے ہجرت کر کے ہندوستان میں آگئے
- کشمیر میں آکر بس گئے۔
- یوز آسف حضرت مسیح علیہ السلام کا نام ہے۔
- حضرت مسیح سے لے کر (اس فرقہ کے موجودہ سربراہ) اباجیجی تک ساٹھ پشتیں گزر چکی ہیں۔
- اناجیل میں حضرت مسیح کی ادھوری زندگی پیش کی گئی ہے۔ اس فرقہ کے پاس حیاتِ مسیح کا مکمل ریکارڈ ہے۔
- اس سلسلہ کی مقدس کتاب مکمل زندگی کی آئینہ دار ہے جو کہ سلسلہ کی تحویل میں ہے۔
- ایک زمانہ آئے گا کہ مسیح کے بارے میں ساری سچائی منکشف ہو گی اس وقت یہ فرقہ کھل کر دنیا کے سامنے آجائے گا۔ اور لوگ آسمانی بادشاہت میں داخل ہوں گے۔ اور کہ
- حضرت مسیح کا نام "عیسیٰ بن مریم ناصری کشمیری" ہے۔

درویشوں کے درمیان

اس عجیب و غریب فرقہ کے حالات ایک سیاح میکائیل برک (MICAAEL BURKE) نے فرقہ کے سردار اور اسرائیلیات کے متبحر عالم اباجیجی کی زبانی بیان کئے ہیں۔ یہ سیاح حجاز شام، ایران، پاکستان، ترکی، کافرستان اور افغانستان میں گھومتا رہا۔ مکہ معظمہ میں وہ اپنے عمر میکائیل نام سے داخل ہوا۔ مناسک حج کے چشم دید حالات اس نے قلمبند کئے ہیں۔ اس کا مرتب کردہ سیاحت نامہ "بلیک ووڈ" میگزین میں شائع ہوتا رہا اور ۱۹۶۳ء میں کتابی شکل میں اشاعت پذیر ہوا۔

اس کتاب کا نام AMONG THE DERVISHES یعنی "درویشوں کے درمیان" اور اسے "OCTAGON PRESS LTD LONDON" نے شائع کیا ہے۔

پیروانِ مسیح

اس کتاب کے آٹھویں باب میں "پیروانِ مسیح" کے عنوان سے اس فرقہ کے حالات پیش کئے گئے ہیں۔ میکائیل برک کے سیاحت نامے کے بعض اقتباسات ملاحظہ ہوں۔

۱ " اس فرقہ کے لوگ مانتے ہیں کہ یسوع صلیب سے بچائے گئے اپنے دوستوں کے پاس مخفی ہو گئے۔ انہوں نے انہیں ہندوستان کی طرف بھاگ جانے میں پوری مدد دی۔ ہندوستان میں وہ اس سے پہلے جوانی کے دنوں میں رہ چکے تھے وہ ہند میں پہنچے اور کشمیر میں آباد ہو گئے۔ کشمیر میں پرانے زمانے کے ایک ہادی کو "یوز آسف" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ یہ "یسوع" ہی کا نام ہے یہ فرقہ حیاتِ مسیح کے اس جیتے زمانے سے وابستہ ہونے کا مدعی ہے۔"

۲۔ " اس فرقہ کے لوگ افغانستان کے مغربی علاقہ میں جس کا مرکز ہرات ہے۔ بہت سے دیہات میں پھیلے ہوئے ہیں۔ مزار گاہیں اس فرقہ کے افراد کی تعداد کم و بیش ایک ہزار ہے۔ ان کا سربراہ "اباجیجی" ایک متبحر عالم نہ صرف اپنے صحیفوں کا واقف بلکہ یہودی صحائف سے بھی باخبر ایسے حضرت عیسیٰ کے ان خلفاء کے نسب نامے از بر ہیں جو ساٹھ پشتوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس نے بتایا کہ :۔

"عیسیٰ بن مریم ناصری کشمیری سے لے کر آج تک ساٹھ پشتیں گزر چکی ہیں۔ ان کے سلسلہ میں ہر زمانہ میں ایک معلم اُن کا جانشین ہوا ہے۔"

۳۔ "اس فرقہ کا ایک عجیب و غریب عقیدہ ہے وہ کہتے ہیں کہ اپنے لوگوں کو بچانے کے لئے حضرت مسیح حقیقتاً مر گئے تھے لیکن یہ موت بعثت سے بہت پہلے ہوئی تھی۔ اس موت کے تجربہ میں وہ خدا سے ملے اور اس نے انہیں مقدس مشن پر دوبارہ دنیا میں لوٹا دیا تاکہ وہ ان لوگوں کو عذاب الٰہی سے ڈرائیں۔ جو کہ محبت اور سچائی کے گویا نہیں ہیں" ـــــ یہ عقیدہ دراصل کلادِ اصلی میں "یوز آسف" کی کشفی سیر کا بگاڑ ہے جس کا ذکر صحیفہ "یوز آسف" کے کئی صفحات پر ہے۔"

۴۔ " اس فرقہ کے پاس ایک مقدس کتاب ہے جس کا نام "احادیث المسیح" ہے۔ وہ نئے عہد نامہ کے قائل نہیں وہ کہتے ہیں کہ ہماری کتاب حدیث دراصل نیا عہد نامہ ہے۔ اناجیل میں مکمل صداقت نہیں ہے۔ بلکہ اس کا صرف حصہ ہے ان کو ترتیب دینے والے ایسے لوگ تھے جو کہ اپنے آقا کی تعلیمات سے کما حقہٗ واقف نہیں تھے"۔

۵۔ "اس فرقہ کے لوگ یقین رکھتے ہیں کہ وہ دن آنے والا ہے کہ حضرت مسیح کے بارے میں پوری صداقت منکشف ہو گی۔ جب یہ زمانہ آئے گا تو اس فرقہ کے لوگ کھل کر سامنے آجائیں گے اور ایمان کی اس نہج کے مطابق دعوت دیں گے جس کے نتیجہ میں مرد اور عورتیں آسمانی بادشاہت میں داخل ہوں گی۔

۶ "اباجیجی بڑی میٹھی فارسی بولتے ہیں انہوں نے فرمایا:۔

"میرے بیٹے! آج کے عیسائی اصل کہانی کے صرف ایک حصے کو جانتے ہیں وہ حضرت مسیح کے اصل پیغام کو مکمل طور پر نظر انداز کر چکے ہیں ہمیں ہمارے آقا سے صحیح حالات پہنچے ہیں اُنکی وساطت سے ہم بچائے جائیں گے۔ اور اس کے مشن کو پایہ تکمیل پہنچائیں گے۔

جس کو تم بائیبل کہتے ہو اس میں کچھ واقعات صحیح ہیں لیکن بہت سا حصہ بناوٹی، ظنی باتوں اور بے دلیل استدلال پر مبنی ہے۔

آپ کے پاس حضرت مسیح کی ساری زندگی کے حالات محفوظ نہیں ہیں ہمیں اس کی زبانی ان حالات کا علم ہوا جو کہ صلیب کے بعد تیس سالہ زندگی کے حالات ہیں آپ کے پاس واقعہ صلیب تک کے حالات ہیں۔ عیسیٰ اس کے بعد بھی تو زندہ رہے مکمل حالات ہمیں خود حضرت عیسیٰ کی زبانی معلوم ہوئے"۔

۷ " فی الجملہ ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ عیسیٰ نے نیکی تقویٰ اور قربانیوں کے طفیل خدا کے بیٹے کا درجہ حاصل کیا۔ پس اس کا مرتبہ ایک مقدس انسان سے زیادہ نہیں ہے وہ یوحنا اصطباغ دینے والے کے بعد مبعوث ہوا یوحنا نے خود اعلیٰ درجہ کے روحانی مقام کو حاصل کیا جو کہ اپنے زمانہ میں سب سے اونچا تھا یوحنا پانی سے بپتسمہ دیتا تھا۔ یسوع نے روح اور آگ سے بپتسمہ دیا۔ روحانیت کے تین مدارج ہیں۔ "بپتسمہ پہلا درجہ ہے۔ دوسرا روح القدس کا نزول اور تیسرا خدا کی بادشاہی ـــ ان تین مدارج سے گذر کر ہی انسانی نور مکمل ہوتا ہے"

بعض رسومات

کتاب میں اس فرقہ کی بعض رسومات کا بھی ذکر ہے مثلاً عشائے ربانی کی رسم

(باقی صفحہ ۸ پر)

"عاجزی اپنا شعار بناؤ اور رونے کی عادت ڈالو" (مسیح موعودؑ)

(مکرم میاں غلام رسول صاحب اعوان ڈیرہ غازی خان)

ارشادِ ربّانی ہے "فَلْيَضْحَكُوا قَلِيلًا وَّلْيَبْكُوا كَثِيرًا" کہ دنیا میں ہنسو کم اور روؤ زیادہ کیونکہ زیادہ ہنسنا دل کو مُردہ کر دیتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے خوف اور عظمت سے رونا گناہوں سے بچاتا اور خدا کی محبت پیدا کرتا ہے۔ حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اُمّت کو جو سبق دیا ہے وہ بھی یہی ہے کہ تم اس دنیا میں عیش و عشرت کرنے اور خوشیاں منانے کے لئے نہیں آئے بلکہ یہ دنیا تو تمہارے لئے دار العمل اور دار الامتحان ہے۔ اس میں تو انسان کو لرزاں اور ترساں رہنا چاہیئے کہ میرے اعمال کا کیا نتیجہ نکلتا ہے، میرے اعمال مقبول بھی ہوتے ہیں یا نہیں، کہیں مجھ سے ایسی غلطیاں نہ ہو جائیں کہ قابلِ عتاب ہو جاؤں، کہیں ایسے جُرم سرزد نہ ہو جائیں کہ ابدی جہنم میں ڈال دیا جاؤں۔ ان پریشانیوں سے وہ ہمیشہ خوفزدہ رہتا ہے۔ اور اسی کوشش میں لگا رہتا ہے کہ اس کا انجام بخیر ہو جائے دراصل اس زندگی میں ہزاروں نشیب و فراز ہیں جن کا انسان کو سامنا کرنا پڑتا ہے دو مستقل دشمن اُسے لگے ہوئے ہیں ایک نفس جو اندرونی دشمن ہے اور دوسرا شیطان جو بیرونی دشمن ہے۔ ان حالات کی موجودگی میں انسان کا ایمان سلامت لے جانا اور خدا تعالیٰ کو راضی کرنا بڑا ہی مشکل کام ہے۔ صرف ایک راستہ اس کی بخشش کا کھلا ہے اور وہ عجز و نیاز اور گریہ و زاری ہے ؎

عطار ہو، رومی ہو، رازی ہو، غزالی ہو
کچھ ہاتھ نہیں آتا بے آہِ سحرگاہی

پس یہی راستہ آسان بھی ہے اور نزدیک تر بھی قرآن کریم میں "وَاللّٰهُ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ" آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جب خدا تعالیٰ کسی گنہگار بندہ کو شرمندہ نادم اور افسردہ پاتا ہے تو اُس کی رحمت جوش میں آجاتی ہے وہ بخش دیا جاتا ہے۔

حدیثِ قدسی ہے کہ وہ مولا کریم ماں باپ سے ستّر حصّہ زیادہ اپنے بندوں پر مہربان ہے جب ماں باپ بچّہ کو مضطرب اور غم زدہ نہیں دیکھ سکتے خدا تعالیٰ کی رحمت اپنے بندہ کو مضطرب اور غم زدہ کیسے دیکھ سکتی ہے وہ اسے بخش دیتا ہے۔

کہتے ہیں کہ اگر عورت مرد کے سامنے آنسو بہائے تو زیب و زینت کا سامان حاصل کر لیتی ہے۔ بچہ باپ کے سامنے آنسو بہائے تو اچھے اچھے کھلونے اور مٹھائیاں حاصل کر لیتا ہے اور اگر بندہ اپنے ربّ کے سامنے آنسو بہائے تو دنیا میں روحانی سکون اور آخرت کی جنّت حاصل کر لیتا ہے۔ اور یہ سچ ہے کہ جو بندے اس راہ سے واقف ہیں وہ ہر غم سے بے نیاز ہیں۔

بظاہر آنسو بہانا حُزن و ملال کی کیفیت کی غمازی کرتا ہے لیکن جو آنسو اپنے ربِّ محسن کی محبّت اور خوف سے بہائے جائیں اُن کے سامنے دُنیا جہان کی خوشیاں اور سرور ہیچ ہیں اس دولت کی خوشی کا اندازہ صرف وہی لوگ کر سکتے ہیں۔ جو اس کوچہ کے آشنا ہیں اندھی دنیا کو کیا معلوم کہ وہ کیفیت کیا ہوتی ہے۔ وہ تو ظاہر پر فتویٰ لگاتی ہے۔ سچ پوچھو تو دِل کی ترجمانی آنسو کرتے ہیں زبان یہ کام کرنے سے قاصر ہے۔

اگر انسان اللہ تعالیٰ کی یاد میں اور محبّت میں آنسو بہانا سیکھ لے تو اس کی دنیا ہی بدل جائے وہ اس دنیا میں جنّت کا لطف اُٹھائے اور شاہدِ ازلی کے جمال کا مُشاہدہ کرے۔

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضؓ سیالکوٹی سے کسی غیر احمدی دوست نے پُوچھا مولوی صاحب آپ بڑے عالم فاضل اور اعلیٰ خطیب تھے۔ اپنے وعظ میں لوگوں کو رُلایا کرتے تھے۔ بات کیا ہوئی کہ مرزا صاحب کے مُرید ہو گئے؟ کہنے لگے کہ پہلے میں لوگوں کو رُلایا کرتا تھا اب مرزا صاحبؑ نے مجھے خود رونا سکھا دیا ہے۔ جو بے حد لذّت بخش ہے۔ اب مَیں ان کا ہو کر رہ گیا ہوں۔

پس یہ آنسو بڑے کام کی چیز ہیں کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

سلیقہ نہیں کچھ بھی رونے کا ورنہ
بڑے کام کا ہے یہ آنکھوں کا پانی

اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت اور بخشش کے حصول کے لئے یہی سبق تو روزِ اوّل دیا تھا۔ آدمؑ نے جب نادم ہو کر اپنی غلطی کا اعتراف کیا اور کہا کہ میں نے اپنی جان پر ظلم کیا تو اس کی خطا بخشی گئی مگر اسے دنیا کی خلافت سے بھی سرفراز کیا گیا۔ لیکن اس دنیا میں آکر انسان اتنی رنگینیوں اور دلچسپیوں میں ایسا مست ہو جاتا ہے کہ وہ پڑھا ہُوا سبق بھول جاتا ہے اس لئے اس کی رحمت سے دُور جا پڑتا ہے لیکن جن لوگوں نے یہ سبق یاد رکھا انہوں نے خدا تعالیٰ کو پا لیا۔ اور وہ دنیا سے بے نیاز ہو گئے دیکھو جب بچّہ پیدا ہوتا ہے تو پیٹ سے باہر آتے ہی رونا شروع کر دیتا ہے۔ یہی سبق ہے جو فطرت پہلے پہل اس کو پڑھاتی ہے یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہ سبق اپنی دنیاوی زندگی میں نہ بھولنا ورنہ تو ہلاک ہو جائے گا۔

حضرت فتح مُوصلی بزرگ گزرے ہیں۔ وہ بہت رویا کرتے تھے۔ تذکرۃ الاولیاء میں لکھا ہے کہ جب وہ فوت ہونے لگے تو اللہ تعالیٰ نے اُن سے پوچھا کہ اے فتح! تو کیوں رویا کرتا تھا انہوں نے جواب دیا کہ مَیں اپنے گناہوں سے شرم کی وجہ سے رویا کرتا تھا۔ حق تعالیٰ نے فرمایا اے فتح! ہم نے بھی تیرے مؤکل فرشتوں کو حکم دے رکھا تھا کہ تیرے گناہ نہ لکھے جائیں یہ تیرے رونے کی وجہ سے تھا۔

پس اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر ہے کہ جو بندہ اپنے گناہوں کے خوف سے روتا ہے۔ اس کے گناہوں کو اُس کے نامۂ اعمال سے محو کر دے۔ کیونکہ وہ اپنے بندوں پر بہت مہربان اور بار بار رحم کرنے والا ہے حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو دو قطرے بہت پسند ہیں ایک اس کی راہ میں بہایا ہُوا خون کا قطرہ اور دوسرا اس کے خوف سے بہایا ہُوا آنسو۔ ان دونوں پر دوزخ حرام ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی سب سے بڑی صفت یہ بتلاتا ہے۔ "وَهُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ" کہ وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں جو اپنی نمازوں میں روتے ہیں۔ اور گڑگڑاتے ہیں حدیث شریف میں ہے کہ قیامت کے روز وہی لوگ سب سے زیادہ ہنسنے والے ہوں گے جو دنیا میں زیادہ رونے والے ہوں گے۔ اور یہ بات صحیح ہے کہ جنہوں نے دنیا میں ہنسنا اور خوش رہنا اپنا مقصد بنا لیا وہ کیسے کامیاب ہو سکتے ہیں ان کے لئے تو وہاں حسرت و اندوہ اور یاس و حرمان ہی ہے۔ دنیا بھی ایک خواب ہی ہے خواب میں ہنسنے کی تعبیر غم و اندوہ اور رونے کی تعبیر خوشی اور انبساط ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس دنیا کو صفتِ غفوریت کے تقاضے کے تحت بنایا ہے۔ بندے گناہ کرتے ہیں کیونکہ یہ ان کی سرشت میں داخل ہے۔ پھر جب وہ نادم ہو کر بخشش طلب کرتے ہیں تو وہ معاف کر دیتا ہے پس اگر بندے گناہ نہ کرتے تو غفوریت کا اظہار کیسے ہوتا۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ اگر اس دنیا کے انسان گناہ نہ کرتے تو مَیں اس دنیا کو تباہ کر کے ایک اور دنیا بناتا جس کے بندے گناہ کرتے وہ مجھ سے بخشش مانگتے تو میں ان کو بخش دیتا۔ پس انسان نے گناہ کرنے ہی میں اور اس نے بخشنے ہی میں کر دیا ع

گر ایں مُشتِ خاک را نہ بخشم چہ کنم

لیکن شرط یہ ہے کہ وہ عاجزی اور فروتنی اختیار کر کے ندامت کے آنسو بہائے پھر بخشش ہو گی۔

حدیثِ قدسی میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کو زاہدوں کی تسبیح اور مُصلّے سے گنہگاروں کا رونا اور گڑگڑانا زیادہ پسند ہے۔ یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ بھی ایک چیز کا طلبگار ہے جو اس کے پاس نہیں اور وہ چیز عاجزی اور انکساری ہے۔ پس وہ ذاتِ کریم عاجزی انکساری اور شکستگی دیکھتی ہے۔ اسے اپنی رحمت اور مغفرت کے بدلے خرید لیتی ہے کیونکہ یہی چیز اسے بہت پسند ہے۔ کسی نے سچ کہا ہے ؎

موتی سمجھ کے شانِ کریمی نے چُن لئے
آنسو جو رُخ پہ تھے عرقِ انفعال کے

کیا ہم اس کی ذرہ نوازی سے ہیں (باقی ص ۹ پر)

احمد حسین صاحب مرحوم کی لاش کو عادل آباد قبرستان میں دفن کرنے پر وقف بورڈ کی طرف سے پابندی اور منسوخی

ڈپٹی اسپیکر و چیئرمین اوقاف جناب رحمت علی صاحب کی احمدیوں کی امداد

(از مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ جماعت احمدیہ حیدرآباد)

مورخہ ۱۳ جولائی عادل آباد میں جماعت احمدیہ کے ایک بزرگ احمد حسین صاحب وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ جس پر قبرستان مقامی میں قبر کھودی گئی لیکن برا ہو تعصب کا کہ مقامی وقف بورڈ کی برانچ نے ایک نوٹس رات کے بارہ بجے احمدیوں کو دیا کہ آپ لوگوں کو ہماری دنیا کے علماء نے غیر مسلم اقلیت کا فتویٰ دیا ہے لہذا آپ مسلمان نہیں۔ اس وجہ سے آپ مسلمانوں کے قبرستان میں لاش کو ہرگز دفن نہیں کر سکتے ورنہ فساد ہو جائے گا۔ یہ ہے نمونہ آج کے نام نہاد مسلمانوں کا کہ ایک طرف گھر میں وفات کی وجہ سے دل بوجھل ہیں بجائے اس کے کہ تعزیت کریں ان کو حوصلہ دیں کہ صبر کرو الٹا ان کو تکلیف دے کر ان کے غم کو اور بھی زیادہ کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت دے آمین۔

جماعت کے دوست بہت گھبرائے کہ اب کیا بنے گا انہوں نے فوراً ظہیر احمد صاحب اور ایک اور نوجوان کو موٹر سائیکل پر حیدرآباد روانہ کیا کہ جو بھی ضروری کارروائی ہے جماعت حیدرآباد سے مدد لے کر کریں۔ یہ نوجوان سات گھنٹے کی مکمل مسافت طے کر کے جوبلی ہال پہنچے اور خاکسار سے تمام تفصیل بیان کی۔ جس پر جماعت کے دوستوں سے مشورہ کیا۔ چنانچہ طے یہ پایا کہ جناب رحمت علی صاحب وقف بورڈ آندھرا کے چیئرمین اور جو ان دنوں ڈپٹی سپیکر بھی ہیں ان سے ملاقات کی جائے اور صورتِ حال سے آگاہ کیا جائے چنانچہ محترم یوسف حسن صاحب، مکرم اشرف صاحب اور مکرم ظہیر احمد صاحب کو ہمراہ لے کر ڈپٹی اسپیکر صاحب سے ملے۔ موصوف کو صورتِ حال سے آگاہ کیا کہ آپ کے وقف بورڈ کی برانچ عادل آباد نے یہ نوٹس دیا ہے جس پر محترم رحمت علی صاحب نے مندرجہ ذیل حکم سیکرٹری صاحب وقف بورڈ آندھرا پردیش کو ہدایت کی کہ عادل آباد کے ڈسٹرکٹ عبور وقف کمیٹی کو روانہ کیا جائے۔ مکمل متن درج کیا جاتا ہے۔

ترجمہ:-

"از طرف شری ایس ایس لے قاسم علی بی اے سیکرٹری آندھرا پردیش وقف بورڈ
مخاطبہ۔ عبور ڈسٹرکٹ وقف کمیٹی
عادل آباد

جناب!

جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ حیدرآباد نے رپورٹ کی ہے کہ آپ نے احمد حسین صاحب جو احمدیہ جماعت کے ممبر تھے اور جن کا انتقال ۱۳ جولائی کو ہو گیا ہے کو قبرستان میں دفن ہونے سے اس وجہ سے منع کیا ہے کہ جماعتِ احمدیہ کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا ہے نہ تو وقف بورڈ کے علم میں ہے اور نہ ہی وقف بورڈ نے کسی ایسی قرار داد کو پاس کیا ہے اس لئے اجازت دی جاتی ہے کہ مرحوم کی لاش کو ان کے خاندانی قبرستان عادل آباد میں دفن کیا جائے

دستخط سیکرٹری

۱۔ نقل کلکٹر عادل آباد
۲۔ جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ عادل آباد"

نیز محترم چیئرمین صاحب اوقاف آندھرا نے فرمایا کہ آندھرا پردیش میں کوئی ایسی بات نہیں ہو سکتی۔ آپ کو ہم یقین دلاتے ہیں۔

چونکہ جماعت احمدیہ حیدرآباد کے قبرستان کی جگہ بھی قریباً ختم ہو چکی تھی۔ اس کا بھی ذکر کیا گیا تو موصوف نے فرمایا کہ ہندوستان میں جن جن عدالتوں نے آپ کے حق میں فیصلے دئے ہیں ان کی ایک ایک نقل دفتر وقف بورڈ میں داخل کروا دیں اور ساتھ ہی "قبرستان کے لئے زمین درکار ہے" کی درخواست دیں میں آپ کو زمین قبرستان کے لئے دلوا دوں گا۔ ہم افراد جماعت احمدیہ حیدرآباد محترم ڈپٹی اسپیکر رحمت علی صاحب کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ آپ نے پوری ہمدردی اور شفقت سے جماعت احمدیہ کے مسائل پر غور فرمایا۔

ایک طرف یہ حکم نامہ لکھا جا رہا تھا تو دوسری جانب ٹیلی فون کے ذریعہ جماعت کے دوستوں نے اطلاع دی کہ یہاں مقامی غیر مسلم افراد ڈپٹی کلکٹر صاحب سے ہماری مدد کے سلسلہ میں ملے تھے جس پر انہوں نے جماعت احمدیہ کو علیحدہ پلاٹ قبرستان کے لئے دے دیا ہے۔ الحمد للہ

ہم ڈپٹی کلکٹر صاحب اور ان غیر مسلموں کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے وقت پر جماعت کے دوستوں کی دلجوئی کی۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اللہ تعالیٰ انہیں بہتر بدلہ دے اور جماعت کو ہر شر سے محفوظ رکھے۔ اور بھٹکی روحوں کو صداقت کو قبول کرنے کی توفیق دے۔

آمین یا رب العالمین

محترم میاں محمد بشیر صاحب سہگل کی کلکتہ میں وفات

جنازہ کلکتہ سے قادیان لایا گیا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی

قادیان ۲۱ جولائی افسوس سہگل برادری کے ممتاز رکن محترم میاں محمد بشیر صاحب سہگل مورخہ ۲۰ جولائی کو صبح ۳ بجے کلکتہ میں وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون آپ کے بچوں نے مقامی عہدیداران جماعت کے تعاون سے اسی روز قادیان میں بذریعہ فون مرحوم کی وفات کی اطلاع دیتے ہوئے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کو بتایا کہ چونکہ مرحوم موصی ہیں اس لئے جنازہ قادیان میں لایا جا رہا ہے چنانچہ مرحوم کی نعش کلکتہ سے دہلی تک بذریعہ ہوائی جہاز اور دہلی سے قادیان تک بذریعہ کار آج صبح ساڑھے چھ بجے پہنچ گئی جنازہ کے ہمراہ مرحوم کے بڑے صاحبزادے مکرم میاں محمد شفیق صاحب سہگل کے علاوہ مکرم شہزادہ پرویز صاحب مکرم مظہر احمد صاحب بانی اور مرحوم کے داماد شاہد احمد صاحب بھی تشریف لائے۔ جنازہ قادیان پہنچنے پر محترم صاحبزادہ صاحب نے سب مہمانوں سے جملہ درویشان قادیان اور احباب ہندوستان کی طرف سے اظہار تعزیت فرمایا مجلس کارپرداز کے فیصلہ اور قبر وغیرہ تک کی تیاری کے لئے مہمانوں کو گول کمرہ میں ٹھہرایا گیا۔ جملہ انتظامات مکمل ہو جانے کے بعد حسبِ اعلان ½۹ بجے احاطہ گلشن احمد (مسجد مبارک کے مغربی جانب کے احاطہ) میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ و ناظر اعلیٰ قادیان نے مقامی احبابِ جماعت درویشان کرام کی کثیر تعداد سمیت نمازِ جنازہ ادا کی بعدہٗ نعش کو باری باری کندھا دیتے ہوئے بہشتی مقبرہ پہنچایا گیا جہاں قطعہ نمبر ۹ میں تدفین عمل میں آئی شدید گرمی اور تیز دھوپ کے باوجود کثیر تعداد میں احباب اس موقعہ پر حاضر رہے قبر تیار ہو جانے کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے دعا کرائی اللّٰھم اغفرلہٗ وارحمہ

مرحوم میاں محمد بشیر صاحب سہگل کو ایک لمبے عرصہ سے دمہ کا عارضہ تھا۔ اس کے بعد ہارٹ ٹربل اور ذیابیطس کی تکلیف بھی ہو گئی جس کی وجہ سے کئی کئی راتیں بڑی تکلیف میں بسر ہوتی رہیں مگر ان سب تکالیف کو مرحوم نے نہایت صبر و ثبات کے ساتھ برداشت کیا مرحوم کی سلسلہ حقہ کے ساتھ محبت اور خلوص کا یہی بڑا ثبوت ہے کہ آپ موصی تھے اور وصیت کی جملہ شرائط کو پورا کرتے رہے اور بالآخر بہشتی مقبرہ کے مبارک خطہ میں اپنی آخری آرامگاہ پائی آپ نے اپنے پیچھے پانچ بیٹے اور سات بیٹیاں ایک بیوہ یادگار چھوڑ گئے بوقتِ وفات مرحوم کی والدہ محترمہ بھی جو پاکستان سے کلکتہ آئی ہوئی تھیں موجود تھیں۔ اولاد میں سے دو لڑکے اور چھ لڑکیاں شادی شدہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کا حافظ و ناصر ہو (باقی صفحہ کالم ...)

"عاجزی اپنا شعار بنالو..." صفحہ ۶ سے آگے

اور کیا ہی عمدہ سودہ بازی ہے جو وہ کرتا ہے
حضرت امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ بزرگ گزرے ہیں۔ ان کے گھر ایک ملازمہ تھی جو ان سے عقیدت اور محبت کرتی تھی لیکن اس کا لڑکا امام کا مخالف تھا۔ اور ہر وقت مخالفت میں مصروف رہتا تھا۔ دفعتًہ بیمار ہو گیا۔ بہت علاج معالجہ کیا لیکن بے سود زندگی سے ناامید ہو گیا۔ اور تمام راستے مسدود نظر آئے ایک خیال گزرا کہ اگر امام صاحب دُعا کریں تو شاید اللہ تعالیٰ کرم فرمائے اور صحت دے دے اپنی ماں سے کہا کہ میرا ندامت کا احساس ان تک پہنچا کے دُعا کراؤ شاید مان جائیں۔ ماں گئی گو زبان نہ نکلتی تھی لیکن عرض حال کر دیا اور دُعا کی درخواست کر دی۔ حضرت حسن بصریؒ نے فرمایا کہ میری دُعا اس کے حق میں کیا مفید ہو سکتی ہے دعا کے لئے محبت کا ہونا ضروری ہے اس سے محبت کیسے قائم رہ سکتی ہے جو ساری عمر مجھے گالیاں دیتا رہا اور مخالفت کرتا رہا۔ خادمہ یہ جواب سن کر واپس لوٹ آئی اور اپنے بیٹے کو حال سے آگاہ کر دیا۔ لڑکا زندگی کی کشمکش میں مبتلا تھا۔ اس نے روتے ہوئے ماں سے کہا کہ میری وصیت یہ ہے کہ مجھے مسلمانوں کے گورستان میں دفن نہ کرنا کہ میری بد اعمالیوں کی وجہ سے ان پر عذاب نازل نہ ہو۔ کسی الگ مقام میں دفن کرنا ہاں دفن کرنے سے پہلے میرے گلے میں رسی کا پھندا ڈال کر بصرہ میں گھسیٹنا اور کہنا کہ یہ حسن بصریؒ کا مجرم ہے۔ خدا تعالیٰ کے برگزیدہ بندوں کی مخالفت کی یہی سزا ہوتی ہے۔ وصیت کے مطابق جب ضعیفہ نے گلے میں پھندا ڈال کر کھینچنے کا ارادہ کیا تو انسانوں کا ایک ہجوم اس پر ٹوٹ پڑا۔ ہر انسان کی زبان پر یہ تھا کہ خدا کے مقبول انسان کے ساتھ یہ سلوک جائز نہیں غرض نوجوان کو اعزاز و اکرام کے ساتھ دفن کر دیا گیا۔ اسی رات حسن بصریؒ کو خواب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے حسن! ہمارا مقبول بندہ فوت ہو گیا ہے آپ اس کی فاتحہ خوانی کے لئے کیوں نہیں گئے؟ حسن بصریؒ نے کہا الٰہ العالمین! وہ تو میرا دشمن تھا۔ مجھے دن رات گالیاں دیا کرتا تھا۔ میں اس کی فاتحہ خوانی کے لئے کیسے جاتا؟ جواب ملا یہ درست ہے لیکن جب تم نے اس کی دُعا کی آرزو کو مسترد کر دیا تو اس پر اس قدر شکستگی طاری ہو گئی کہ ہمیں اس کی حالت پر رحم آگیا۔ جب بندے کے دامن میں عاجزی کا سرمایہ ہوتا ہے تو ہماری رحمت کو منہ موڑنا مشکل ہو جاتا ہے۔ حسن! ہم نے اسے بخش دیا۔ چند ثانیے بعد حضرت حسن بصریؒ اس نوجوان کی قبر پر کھڑے فاتحہ خوانی کر رہے تھے اور ان کی آنکھوں سے بہنے والے آنسوؤں کا نہ ٹوٹنے والا سلسلہ ان کے اس تأسف کا اظہار کر رہا تھا۔ جو انہیں ایک اُمیدوار کرم کو مایوس کرنے کے بعد ملا تھا۔ کرم حسن بصریؒ پر بھی تھا۔ اور مایوسیوں میں گھر کر اعترافِ گناہ کر لینے والے نوجوان کی روح پر بھی اور یہ سارا شکستگی اور عاجزی کا فیضان تھا ؎

تو بچا بچا کے نہ رکھ اسے ترا آئینہ ہے وہ آئینہ
جو شکستہ ہو تو عزیز تر ہے نگاہ آئینہ ساز میں

پس یہ آنسو بڑے کام کی چیز ہیں آنسو قبولیت کی سند ہیں جو دعا درگاہ ایزدی میں کی جائے وہ ضرور قبول ہوتی ہے اللہ تعالیٰ ایسا سخی ہے کہ اسے خالی ہاتھ لوٹاتے ہوئے شرم آتی ہے۔ پس یاد رکھو کہ تمام عبادتوں کا خلاصہ نماز، نماز کا خلاصہ دُعا اور دُعا کا خلاصہ رونا اور گڑگڑانا ہے اس کو لازم پکڑو تو بیڑا پار ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ :-
عاجزی کو اپنا شعار بناؤ اور رونے کی عادت ڈالو کہ اسے رونے والوں پر بہت رحم آتا ہے کسی نے خدا سے مناجات کرتے ہوئے سچ کہا تھا ؎

تری دنیا جہانِ مُرغ و ماہی
مری دنیا فغانِ صبح گاہی

افغانستان کے ایک قدیم فرقے کی کہانی صفحہ ۵ سے آگے

قربِ خداوندی کی علامت کے طور پر جس میں روٹی اور شراب استعمال کرتے ہیں ایک حلقہ میں والہانہ رقص کے متعلق ان کا دعویٰ ہے کہ یہ ابتدائی عیسائیوں کا طریقِ عبادت ہے۔ اب اس کے آداب بھول گئے اس لئے متروک ہے۔
اس فرقہ کے درویش کوئی نہ کوئی پیشہ ضرور رکھتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت مسیح نے ہمیں یہ تعلیم دی تھی کہ دنیا میں کوئی نہ کوئی پیشہ ضرور اختیار کرو معاشرہ پر بوجھ نہ بنو۔ حضرت مسیح خود نجار تھے اور چرواہا تھے۔
الغرض اس سیاحت نامے میں بڑی دلچسپ باتیں ہیں۔ "پرکسیر صلیب" کے سامان ہیں کاش افغانستان کے اہل علم اس کی طرف متوجہ ہوں اور اس فرقہ کی کتاب حاصل کر کے اسے حسنِ اشاعت سے سنوار نکھار کر منظرِ عام پر لایا جائے۔ یہ یقینًا ایک عظیم الشان انکشاف ہے

بنی اسرائیل کا قبرستان

میکائیل برک جن ایام میں آبا عیسیٰ سے باتیں کر رہا تھا اس سے کچھ ہی سال پہلے افغانستان کے علاقہ غور میں ایک قبرستان دریافت ہوا۔ یہ قبرستان بنی اسرائیل کی نو آبادی کا حصہ ہے بیشتر الواح مزار علماء اہل کتاب کی ہیں فرانسیسی ماہرین آثارِ قدیمہ نے برآمد کئے۔ وہ درجن کے قریب سنگ مرمر کے الواح ملے ہیں جن پر متوفی کا نام، بائیبل کی بعض آیات کے ٹکڑے اور سنِ وفات درج ہے۔ یہ قبرستان عہد وسطیٰ کا ہے اس انکشاف کے پیشِ نظر روما کے جرنل ایسٹ اینڈ ویسٹ نے یہ نتیجہ نکالا ہے :-

"افغانستان کے یہودی قدیم زمانے میں یہاں آباد ہوئے تھے۔ وادیٔ غور میں ان کی نو آبادی کے آثار بتاتے ہیں کہ ایران اور افغانستان میں یہودیوں کی آبادی ایک ہی زمانہ سے تعلق رکھتی ہے"

(ایسٹ اینڈ ویسٹ دسمبر ۱۹۶۲ء صفحہ ۲۱۳)

حضرت مسیح رسولًا الیٰ بنی اسرائیل تھے ان کی کھوئی ہوئی بھیڑیں زیادہ تر ہندوستان کے شمال مغرب میں آباد تھیں۔ ان کا مشن تھا کہ میں صرف ان لوگوں کی طرف نہیں بھیجا گیا جو کہ کنعان میں ہیں۔ بلکہ میں نے گمشدہ اسباط کو بھی تلاش کرنا ہے پھر ایک ہی چرواہا ہوگا اور ایک ہی گلہ۔
افغانستان کے اس قدیم فرقہ کا دعویٰ ہے کہ حضرت مسیح کا یہ مخفی مشن ہے جو انکشاف تامہ کے بعد دنیا کے سامنے آئے گا۔ پھر صداقت کھل جائے گی۔ اور خوب واضح ہو جائے گا کہ کونسی بات سچی ہے ادھوری کہانی یا نامکمل زندگانی؟
(بشکریہ ہفت روزہ لاہور ۹ مئی ۱۹۷۷ء)

بقیہ صفحہ ۱ :- مرحوم کے بڑے بیٹے مکرم محمد شفیق صاحب سہگل نے بتایا کہ مرحوم کو قادیان میں رہائش پذیر ہو جانے کی بڑی خواہش تھی۔ لیکن دل کے عارضہ دمہ اور ذیابیطس وغیرہ پریشان کن بیماریوں کے سبب اس خواہش کو پورا نہ کر سکے گذشتہ سال ماہ دسمبر میں پاسپورٹ پر پاکستان گئے ہوئے تھے اس طرح آپ کو ربوہ کے جلسہ سالانہ میں شرکت کی بھی سعادت حاصل ہوئی سلسلہ کی تبلیغ اپنے حلقہ اثر کے تاجر طبقہ میں بڑے ہی مؤثر رنگ میں کرتے اور تبلیغ کا کوئی موقعہ ہاتھ سے نہ جانے دیتے اپنی اولاد کو بھی ہمیشہ یہی نصیحت فرماتے کہ یہ دنیا کچھ حقیقت نہیں رکھتی انسان کا اصل مقصود آخرت ہے۔ اسی کے سنوارنے کا زیادہ خیال رکھا جائے۔
ادارہ بدر مرحوم کی تمام اولاد اور جملہ لواحقین سے دلی تعزیت کرتے ہوئے دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور اپنے قرب میں جگہ دے اور سب پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو اور انہیں اپنے مرحوم بزرگ کے نیک نمونہ اور نصائح پر عمل کرنے کی توفیق دے آمین :

درخواست دعا

خاکسار امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے B.S.C کے امتحان میں کامیاب ہوا ہے اب M.S.C کے لئے انٹرنس کا امتحان دیا ہے۔ احباب سے نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
خاکسار: محمد سلیم الدین ولد محمد شمس الدین حیدر آباد

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو پاک کرتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

سری نگر میں مسجد احمدیہ کی تعمیر (بقیہ صفحہ اوّل)

... ناظر جائیداد صدر انجمن احمدیہ نے بھی احباب جماعت سے خطاب فرمایا اور تعمیر مسجد کے تعلق میں دوستوں کو اسے ایک فعال مرکز بنانے کی طرف توجہ دلائی آپ نے اس مسجد کی تعمیر کے راستے میں مختلف مراحل پر جو مشکلات پیدا ہوتی رہیں اور ان کو دور کرنے کے لئے جو جد وجہد کی جاتی رہی اس کا ذکر کیا اور فرمایا کہ اس وقت ہمارے قلوب خدا تعالیٰ کی حمد سے معمور ہیں کہ اس جگہ کی اہمیت کے پیشِ نظر خانہ خدا کی تعمیر کا آغاز کرنے کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کے نمائندہ محترم صاحبزادہ صاحب سلّمہ اللہ تعالیٰ بنفسِ نفیس تشریف لائے ہیں خدا کرے کہ ہم اس مسجد کی تعمیر سے اپنی عظیم ذمہ داریوں کو بہتر طور پر سمجھ کر ایک نئے عزم اور لگن کے ساتھ اسلام کی ترقی اور سربلندی کے لئے کوشش کر سکیں آپ نے یہ بھی بتایا کہ بزرگان کا منشاء ہے کہ صرف مرکز کی طرف سے منظور شدہ رقم پر اکتفا نہ کیا جائے۔ بلکہ جماعتہائے احمدیہ کے تمام دوست اپنی توفیق کے مطابق اس میں زیادہ سے زیادہ چندہ ادا کریں۔

آپ نے مسجد کے نقشہ کی منظوری کے تعلق میں کوشش کرنے کے لئے خاص طور پر مکرم شیخ تاج دین صاحب صدر جماعت۔ مکرم ماسٹر نذیر احمد صاحب نائب صدر۔ مکرم عبد الحمید صاحب ٹاک اور مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز کا ذکر فرمایا۔

آخر پر حضرت صاحبزادہ صاحب نے احباب جماعت کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے باہمی تعاون اور نظام خلافت کی اطاعت اور پابندی کی طرف خصوصی توجہ دلائی اور فرمایا کہ ہم سب کا حقیقی سہارا خدا تعالیٰ کی ذات ہے وہی اپنے فضل سے ہماری حقیر کوششوں کو نوازتا ہے۔ اور ان کے عظیم نتائج پیدا فرماتا ہے اس لئے ہر کام شروع کرتے وقت ہم کو خدا تعالیٰ کے حضور نہایت عاجزی سے دُعا کرکے اس سے اس کا فضل جذب کرنا چاہیئے۔ تاکہ وہ ہمارے کاموں کو بابرکت بنا کر اس کے بہتر اور اعلیٰ نتائج پیدا فرمائے

سنگِ بنیاد کی تقریب

اگرچہ اس روز صبح سے بارش ہو رہی تھی اس کے باوجود احباب جماعت کثرت کے ساتھ نزدیک و دور کی جماعتوں سے تشریف لائے اور موسم کی خرابی ان کے لئے اس مبارک سفر میں روک نہ بن سکی۔ جمعہ کی نماز میں باوجود ٹینٹ کے جگہ میں تنگی محسوس ہو رہی تھی۔ تقریباً ڈیڑھ صد احباب موجود تھے۔ اس کے علاوہ نصف درجن سے زائد مستورات بھی اس دعائیہ تقریب میں شامل ہونے کے لئے تشریف لائیں۔

تقریباً پونے تین بجے جب حضرت صاحبزادہ صاحب سلّمہ اللہ تعالیٰ سنگِ بنیاد رکھنے کے لئے باہر تشریف لائے تو اللہ تعالیٰ کی قدرت اور پیار کا جلوہ اس طرح ظاہر ہُوا کہ عین اس وقت یکا یک بارش رک گئی۔ اور نصف گھنٹہ اس تقریب کے اختتام تک رکی رہی اس طرح بڑے ہی اچھے ماحول میں یہ تقریب عمل میں آئی۔ زیرِ تعمیر مسجد کی بنیادیں رکھنے کے لئے قادیان کی مقدس مسجد مبارک کی پانچ اینٹیں لائی گئی تھیں سب سے پہلی اینٹ حضرت صاحبزادہ صاحب سلّمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بابرکت ہاتھوں سے پُرسوز اور عاجزانہ دُعاؤں کے ساتھ رکھی اس کے بعد مکرم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز ناظر جائیداد نے دوسری اینٹ رکھی بعد ازاں علی الترتیب مکرم بابو تاج الدین صاحب صدر جماعتِ احمدیہ سرینگر۔ مکرم مولوی عبد الواحد صاحب فاضل سابق مبلغ و مکرم میر غلام محمد صاحب صدر جماعت احمدیہ یاڑی پورہ نے ایک ایک اینٹ رکھی۔ ان کے بعد دیگر صدر صاحبان و نمائندگان و مبلغین و دیگر مخلصین جماعت کو ایک ایک اینٹ رکھنے کا موقعہ دیا گیا ان سب کے اسماء رپورٹ کے آخر میں درج ہیں۔ مستورات میں سے ضلع سرینگر کی طرف سے محترمہ زینب بیگم صاحبہ زوجہ مکرم خواجہ محمد سلطان صاحب اور ضلع اسلام آباد کی طرف سے مکرمہ زہرہ جبین صاحبہ زوجہ مکرم چوہدری عبد الحفیظ صاحب کو ایک ایک اینٹ نصب کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

صدقہ اور شیرینی

اس موقع پر مکرم غلام محمد صاحب لون کاشہ پورہ نے ذاتی طور پر ایک بھیڑ صدقہ کے طور پر ذبح کروائی اور ایک قربانی صدقہ اجتماعی طور پر مختلف جماعتوں کی طرف سے کروائی گئی۔ اللہ تعالیٰ جملہ حصہ لینے والوں کی قربانی کو قبول فرمائے۔ نیز جماعتِ احمدیہ سرینگر کے احباب کی طرف سے اس موقعہ پر خوشی کے اظہار کے لئے جملہ تشریف لانے والے افراد میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

سنگِ بنیاد کی کارروائی مکمل ہو جانے کے بعد حضرت صاحبزادہ صاحب سلّمہ اللہ تعالیٰ نے اجتماعی دُعا کرائی اور اس طرح یہ مبارک تقریب اختتام پذیر ہوئی اس موقعہ پر احباب جماعت نے محترم صاحبزادہ صاحب سلّمہ کے ساتھ مختلف مواقع پر تصاویر بھی لیں۔ اور بیرونی جماعتوں سے تشریف لانے والے احباب بعدہٗ اپنے مقامات کے لئے تشریف لے گئے۔ چونکہ حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف کی واپسی ۱۶/۷ کو تھی۔ اس کے پیشِ نظر ۱۵/۷ کی شام کو مکرم ماسٹر نذیر احمد صاحب کے ہاں مہمانانِ کرام کی دعوت تھی۔ اگلے روز صبح ناشتہ کا انتظام مکرم پروفیسر مبارک احمد صاحب نے کیا اور دوپہر کا کھانا مکرم بابو تاج دین صاحب صدر جماعتِ احمدیہ سرینگر کے ہاں تھا۔ اللہ تعالیٰ ان سب احباب کو مہمان نوازی کی جزائے خیر عطا فرمائے۔

مورخہ ۱۶/۷ کو حضرت صاحبزادہ صاحب سلّمہ اللہ تعالیٰ قریباً ۱/۲ ۲ بجے بعد دوپہر سرینگر کے ہوائی اڈہ پر پہنچے۔ اس موقع پر بھی مبلغینِ کرام کے علاوہ سری نگر کے متعدد احباب الوداع کرنے کے لئے ہوائی اڈہ پر موجود تھے۔ ہوائی اڈہ کے عملہ سیکورٹی نے محترم صاحبزادہ صاحب کے ساتھ نہایت عزت و احترام کا سلوک کیا۔ اور ان کو آخر وقت تک دوستوں کے پاس بیٹھ کر گفتگو کرنے کا موقع دیا اور روانگی کے وقت آپ سے V.I.P (خاص اہم شخصیت) کا برتاؤ کرتے ہوئے آپ کو Personal check سے مستثنیٰ قرار دیا روانہ ہونے سے قبل، حضرت صاحبزادہ صاحب نے ہوائی اڈہ پر تمام احباب کے ساتھ اجتماعی دعا کرائی اگلے روز مورخہ ۱۷/۷ کی صبح کو مکرم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز بھی بذریعہ بس قادیان کے لئے روانہ ہوئے تعمیر مسجد کا کام بفضلہ تعالیٰ بڑی عمدگی اور تیز رفتاری سے جاری ہے اور ٹھیکیدار نے اس کام کو تین ماہ کے اندر اندر مکمل کرنے کا معاہدہ کیا ہے۔ کام کی نگرانی مکرم شیخ بابو تاج دین صاحب صدر جماعت احمدیہ سرینگر (جو ریٹائرڈ اوورسیئر اور تعمیری کاموں کا وسیع تجربہ رکھتے ہیں۔) اور مرکزی مستری منظور احمد صاحب درویش کے سپرد ہوئی ہے۔ جملہ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ درد دل سے دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس مسجد کی تعمیر کو بے شمار برکتوں کا موجب بنائے اس کی تعمیر سے احباب جماعت میں غیر معمولی بیداری پیدا ہو اور ہمارا یہ روحانی مرکز تمام وادی کے لوگوں میں اسلام کی حقیقی عظمت اور سربلندی کے قیام اور ان گنت سعید روحوں کی ہدایت کا باعث ہو آمین:

ذیل میں ان احباب کے نام درج کئے جاتے ہیں جنہوں نے سنگِ بنیاد رکھے جانے کی تقریب میں حصہ لیا:

سنگِ بنیاد کی تقریب میں حصہ لینے والوں کے اسماء گرامی

حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مدظلہ العالی ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ۔ مکرم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز ناظر جائیداد قادیان۔ مکرم میر غلام محمد صاحب صدر جماعت احمدیہ یاڑی پورہ۔ مکرم مولوی عبد الواحد صاحب فاضل صدر جماعتِ احمدیہ کوریل۔ مکرم مبارک احمد صاحب ظفر صدر جماعتِ احمدیہ آسنور۔ مکرم محمد عبد اللہ صاحب ڈار صدر جماعتِ احمدیہ شورت مکرم ولی محمد صاحب راتھر صدر جماعتِ احمدیہ ہاری پاریگام۔ مکرم اسد اللہ صاحب فاضل صدر جماعتِ احمدیہ عوخن ناسن۔ مکرم عبد المنان صاحب ڈار نائب صدر جماعتِ احمدیہ آسنور۔ مکرم محمد احسن صاحب صدر جماعتِ احمدیہ ماندوجن۔ مکرم جلال الدین صاحب صدر جماعتِ احمدیہ میٹھہ دار۔ مکرم بابو غلام رسول صاحب صدر جماعتِ احمدیہ وانی گام۔ مکرم محمد شفیع صاحب وانی نمائندہ جماعتِ احمدیہ باندی پورہ۔ مکرم عبد السلام صاحب نمائندہ جماعتِ احمدیہ رشی نگر مکرم مولوی غلام احمد شاہ صاحب نمائندہ جماعتِ احمدیہ ماندوجن۔ مکرم مبارک احمد خان صاحب نمائندہ جماعتِ احمدیہ اندورہ۔ مکرم سید عبد الماجد صاحب نمائندہ جماعتِ احمدیہ اسلام آباد۔ مکرم ماسٹر نذیر احمد صاحب نمائندہ جماعتِ احمدیہ سرینگر۔ مکرم خواجہ عبد العزیز صاحب نمائندہ جماعتِ احمدیہ سرینگر۔ مکرم محمد سلطان صاحب نمائندہ جماعتِ احمدیہ سرینگر

(باقی صفحہ ۱۱ پر)

رپورٹ ہائے ہفتہ قرآن مجید

مدراس

ہفتہ قرآن مجید کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ مدراس کے زیرِ اہتمام مورخہ ۱۷ جولائی ۷۷ء شام کے ۶ بجے دار التبلیغ میں زیرِ صدارت مکرم علی محی الدین صاحب صدر جماعت ایک جلسہ منعقد ہوا۔

مکرم ایم کے عمران شاہ صاحب کی تلاوت قرآن مجید کے بعد عزیزم رفیق احمد صاحب نے "فضائلِ قرآن" کے عنوان پر ایک تامل نظم خوش الحانی سے سُنائی اس کے بعد تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا۔ عزیزم منظور احمد صاحب نوجوان نے انگریزی میں "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمتِ قرآن" کے بارے میں ایک تقریر کی۔

مکرم محمد اسد اللہ صاحب سیکرٹری تبلیغ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا شعر

"دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے"

کے عنوان پر ایک پُر از معلومات تقریر کی اور قرآن مجید کا ایک معجز نما کتاب ہونا ثابت کیا۔ "قرآن مجید کی فضیلت اور اس کی عالمگیر ہدایت" کے عنوان پر عزیزم بشیر الدین محمود احمد صاحب نے تامل میں ایک تقریر کی۔ مکرم مبشر احمد صاحب نے انگریزی میں قرآن مجید کو خدا کا کلام اور صاحبِ خدا تعالےٰ کا فعل ثابت کرتے ہوئے اپنا مضمون پڑھ کر سُنایا۔

عزیزم نعیم احمد صاحب نے تامل میں قرآن کریم کے ذریعہ دنیا میں پیدا شدہ عظیم الشان انقلاب کے متعلق اپنا مضمون پڑھ کر سُنایا۔

اس کے بعد محترم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان نائب صدر نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا شعر

"جمال و حسنِ قرآں نورِ جانِ ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے"

کے عنوان پر تقریر فرمائی جس میں آپ نے قرآن کریم کی اس زمانہ میں ضرورت پر بہترین رنگ میں روشنی ڈالی۔

مکرم محی الدین صاحب نے تامل زبان میں "قرآن کریم علومِ ظاہری و باطنی کا خزانہ ہے" کے عنوان پر تقریر کی مکرم محمد اسد اللہ صاحب سیکرٹری تعلیم نے قرآن کریم کے فضائل و برکات کے عنوان پر اپنا مضمون پڑھ کر سُنایا۔

اس جلسہ کی آخری تقریر خاکسار کی ہوئی جس میں آیتِ قرآنی وَکَاَیِّنْ مِّنْ اٰیَۃٍ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَمُرُّوْنَ عَلَیْھَا وَھُمْ عَنْھَا مُعْرِضُوْنَ کی تشریح کرتے ہوئے مختلف آیات کی روشنی میں آیات اللہ کی تشریح کی۔ خاکسار کی تقریر کے بعد محترم صدر صاحب نے اپنی صدارتی تقریر میں تقویٰ اختیار کرنے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ کی تشریح کی اور بتایا کہ قرآن کریم سے پوری طرح متمتع ہونے اور اس سے راہنمائی حاصل کرنے کی توفیق صرف متقیوں کو ہی حاصل ہوتی ہے۔ صدارتی تقریر کے بعد خاکسار کی اجتماعی دُعا کے ساتھ یہ بابرکت جلسہ بخیر اختتام پذیر ہوا۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان تقاریر کے دیرپا نتائج پیدا فرمائے اور ہم سب کو زیادہ سے زیادہ قرآن کریم کا علم و فہم عطا فرمائے آمین!

خاکسار:۔
محمد عمر مبلغ انچارج مدراس

کلکتہ

مورخہ ۱۰ جولائی بروز اتوار صبح ۹½ بجے زیرِ صدارت محترم الحاج محمد شمس الدین صاحب مسجد احمدیہ کلکتہ میں یوم قرآن مجید منایا گیا۔ محترم غلام حیدر خان صاحب اجمیری کی تلاوتِ قرآن مجید کے بعد مکرم محمد اسمٰعیل صاحب دہرہ نے مترنم آواز میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم فضائلِ قرآن کریم پڑھ کر سُنائی۔ مکرم سید مسعود احمد صاحب کٹکی نے خصوصیاتِ قرآن پیش کیں۔ اس کے بعد خاکسار نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے قرآن مجید بحیثیت کامل شریعت پر بھی روشنی ڈالی۔ مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب ایم اے سیکرٹری تبلیغ نے انبیاء اور ان کی جماعتوں کی مخالفت اور مخالفین کے انجام کو قرآنی آیات کی روشنی میں پیش کیا محترم سید محمد نور عالم صاحب احمدی امیر جماعت احمدیہ کلکتہ نے قرآن مجید کی زبان "عربی" کی فصاحت بلاغت اور لطافت کی چند جھلکیاں پیش کیں آخر میں صدر جلسہ نے قرآن مجید کا بیان کردہ پاکیزہ معاشرہ" کے زیرِ عنوان مختصراً چند باتیں بیان کرکے دُعا کے ساتھ جلسے کے اختتام کا اعلان کیا۔

خاکسار:۔
سلطان احمد ظفر انچارج مبلغ کلکتہ

شیموگہ

جماعت احمدیہ شیموگہ نے ۱۰ جولائی بروز اتوار مکرم میر عبد الجلیل صاحب مرحوم کے گھر پر ہفتہ قرآن کریم کے سلسلہ میں اجلاس منعقد کیا۔ جلسے کی کاروائی ½۸ بجے شروع ہوئی۔ جس کی صدارت مکرم لیس کے اختر حسین صاحب سیکرٹری دعوۃ و تبلیغ نے فرمائی تلاوتِ کلامِ پاک کے بعد مکرم نصر اللہ صاحب نے نظم پڑھی۔ خاکسار نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے۔ ضرورتِ قرآن کریم اور صداقتِ قرآن کریم پر روشنی ڈالی بعدہٗ مکرم محمد عثمان صاحب نے قرآن کریم کی فضیلت پر تقریر کی اور خدام کو قرآن کریم پڑھنے اور سمجھنے کی طرف توجہ دلائی بعدہٗ مکرم میر شفیع الرحمٰن صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ نے قرآن کریم کے بارے میں اقتباسات حضرت مہدی علیہ السلام پڑھ کر سُنائے مکرم شیخ محمود صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ "قرآن کریم کی عظیم برکات" سُنایا۔ مکرم میر مظہر الحق صاحب نے نظم سُنائی مکرم میر انوار الحق صاحب نے "قرآن کریم کے مطہر ہونے کا ثبوت" پر مضمون پڑھا۔

آخر پر صدر جلسہ نے خدام کی بیداری پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے خدام کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ کرنے کی طرف توجہ دلائی بعد دُعا صاحب کے خدام جلسہ برخاست ہوا اہل خانہ نے حاضرین کی چائے اور بسکٹ سے تواضع کی۔ خاکسار:۔
فیض احمد مبلغ شیموگہ

بمبئی

مورخہ ۱۷ء۰ ۱ بروز اتوار بمقام دار التبلیغ بمبئی شام ½۵ بجے خاکسار کی زیرِ صدارت جلسہ ہفتہ قرآن مجید منایا گیا۔ مکرم ایم عبد اللطیف صاحب کی تلاوت قرآن کریم اور مکرم عبد الشکور صاحب ہریکر قائد مجلس خدام الاحمدیہ بمبئی کی نظم خوانی کے ساتھ جلسہ کی کاروائی کا آغاز ہوا۔ مکرم عبد الشکور صاحب نے حضرت مصلح موعودؓ کا ایک مضمون بعنوان "قرآن کریم بیکراں سمندر ہے" پڑھ کر سُنایا مکرم ٹی کے سلیمان صاحب سیکرٹری تبلیغ نے ایک مضمون بعنوان "قرآن کریم کا مطہر کلام ہونا" بیان کیا مکرم یوسف احمد صاحب عرفانی نے بعنوان "حکایاتِ قرآن مجید" تقریر کی خاکسار نے "قرآن مجید کی برکات" کے موضوع پر تقریر کی آخر میں مکرم مولوی محمد فاروق صاحب مبلغ بمبئی نے "قرآن کریم کے فضائل" کے عنوان پر تقریر کی یہ جلسہ ٹھیک ½۷ بجے بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ خاکسار:
ٹی کے سلیمان صدر جماعت احمدیہ بمبئی

آسنور

جماعت احمدیہ آسنور میں ہفتہ قرآن کریم پوری شان سے منایا گیا۔ احبابِ جماعت بڑی کثرت سے ان اجلاسات میں شریک ہوتے رہے اجلاسات کی کاروائی ہر روز خاکسار کی زیرِ صدارت ہوتی رہی۔ نظارت دعوۃ و تبلیغ کی ہدایت کے مطابق مقررہ موضوعات پر تقریریں ہوئیں۔

ہفتہ قرآن پاک کے اختتام پر پہلے دن انصار اللہ اور دوسرے دن خدام کا حسنِ قرأت کا مقابلہ ہوا۔ انصار اللہ میں اوّل:۔ محترم عبد الکریم صاحب ریشی دوم:۔ مکرم عبد الرزاق صاحب ریشی۔ سوم:۔ محترم عبد الوہاب صاحب نائک رہے۔

خدام الاحمدیہ میں:۔
اوّل: محترم عبد الحکیم صاحب سیکرٹری مال آسنور
دوم: ،، بدر الدین صاحب ڈار آسنوری
سوم: ،، عبد الرشید صاحب وانی رہے۔
اللہ تعالیٰ ہماری مساعی میں برکت ڈالے آمین!

خاکسار:
محمد ایوب ساجد مبلغ آسنور

درخواستِ دُعا

مکرم برادرم سلطان احمد صاحب بنگلادیش سے اور برادرم عبد الحمید کریم صاحب کلکتہ سے اپنی اپنی والدہ کی صحتِ کاملہ کے لیے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر دو کی والدہ صاحبہ کو صحت و تندرستی والی لمبی زندگی عطا فرمائے آمین

خاکسار:۔
عنایت اللہ قادیان

شرعی قوانین کا نفاذ اور اسلامی ممالک : بقیہ صفحہ (۳)

اور ملک واسیوں کی جان مال کی تسلی بخش طور پر حفاظت کا ذریعہ بن گیا۔!!

بہرحال یہ ایک خوش کن خبر ہے کہ سعودی عرب کے علاوہ بعض دیگر اسلامی ممالک میں بھی شرعی قوانین نافذ کئے جانے کی طرف توجہ ہو رہی ہے۔ لیکن اس کے لئے بڑے حزم و احتیاط کی ضرورت ہے اس لئے کہ اصولی احکام تو بالکل واضح ہیں۔ اور اس کے بارہ میں بھی سبھی علماءِ اسلام متفق ہیں۔ لیکن بعض ایسے احکام بھی سامنے آجاتے ہیں جن کے بارہ میں خود جیّد علماءِ اسلام کی آراء میں شدید اختلاف ہے۔ بطورِ مثال اسلام سے ارتداد اختیار کرنے والے کے متعلق بعض قسم کے علماء اس قدر شدت کا پہلو رکھتے ہیں کہ وہ اسے قتل کر دینے کو بھی روا رکھتے ہیں۔ جبکہ دوسرے ایسے ہی بلند پایہ علماءِ اسلام اس فتویٰ کے شدید مخالف ہیں۔ اور وہ صرف ایسے ہی مرتدِ اسلام کے قتل کی رائے رکھتے ہیں جن کے متعلق حکومتِ وقت کے خلاف بغاوت بھی ثابت ہو ورنہ سادہ رنگ میں مذہبی اعتقادات میں تبدیلی آجانے کا محاسبہ دنیوی حکومت کے دائرہ اختیار میں نہیں اور اس کا فیصلہ تو وہی ذات کرنے کی مجاز ہے جس کا دلوں پر کنٹرول ہے دنیوی حکومتوں کا تعلق تو انسان کے ظاہری اعمال سے ہے اسلام نے اسلامی حکمرانوں کو اسی اصول پر کاربند رہنے کی تلقین ہے لیکن اگر اقتدار کی کرسی ایسے علماء کے ہاتھ آجائے جو اوّل الذکر رائے کے حامی ہیں تو پھر انہیں کون ایسے قوانین کو بروئے عمل لانے سے روک سکتا ہے۔ سوائے اس کے کہ ان کے دل میں تقویٰ اللہ ہو اور خشیتِ باری کسی بھی ایسے اقدام سے ان کو روکنے کا باعث بن جائے۔ سیدھی بات تو یہی ہے کہ فی زمانہ اسلامی قوانین کی فہرست میں صرف ایسے ہی احکام کو شامل کیا جانا مناسب ہے جن کے بارہ میں سبھی نقطۂ فکر کے علماء کا اتفاقِ کلی ہو۔ مثلاً شراب سے متعلق قوانین ہیں لین دین کے وقت ناپ تول کے احکام ہیں یا معاہدات کی اصولی ہدایات ہیں۔ دھوکہ دہی فریب کاری اور ذخیرہ اندوزی ناواجب قسم کی نفع اندوزی کی باتیں ہیں۔ اسی طرح ہر شخص کی عزت و آبرو کی حفاظت اس کے مال و دولت کی گارنٹی سے متعلق قوانین ہیں۔ خواتین کی عصمت اور ان کی واجبی عزت و تکریم کے بارہ میں اسلام کی شاندار تعلیمات ہیں۔ یہ سبھی قوانینِ اسلامی اگر کسی ملک میں صحیح رنگ میں نافذ العمل ہو جائیں۔ تو دنیا کے اس خطہ میں ایک مثالی معاشرہ قائم ہو سکتا ہے۔ اور یہی اہم عملی نمونہ ہے جس کے لئے غیر اسلامی دنیا آج مدعیانِ اسلام کے اندر مشاہدہ کئے جانے کا مطالبہ کر رہی ہے۔!! دیکھیں اسلامی ممالک کہاں تک دنیا کی ان توقعات پر پورے اترتے ہیں —!!

مسجد احمدیہ سرینگر کی تعمیر — بقیہ صفحہ (۹)

مکرم عبدالسلام صاحب ٹاک نمائندہ جماعت احمدیہ سرینگر۔ مکرم مولوی شیخ حمید اللہ صاحب مبلغ سلسلہ ناصر آباد۔ مکرم مولوی عبدالرشید صاحب ضیاء مبلغ ہاری پاریگام۔ مکرم مولوی محمد ایوب صاحب ساجد مبلغ آسنور۔ مکرم مولوی محمد مقبول صاحب طاہر مبلغ یاڑی پورہ۔ مکرم محمد سلیمان صاحب خادم مسجد سرینگر۔ مکرم پروفیسر مبارک احمد صاحب سرینگر۔ مکرم ڈاکٹر مبارک احمد صاحب سرینگر۔ مکرم غلام نبی صاحب بڈر ناصر آباد۔ مکرم غلام نبی صاحب منصور ناصر آباد۔ مکرم فضل الرحمٰن صاحب یاڑی پورہ۔ مکرم عبدالحمید صاحب ٹاک یاڑی پورہ مکرم محمد عبداللہ صاحب نیلہ رشی نگر۔ مکرم عبدالقادر صاحب ملک آسنور۔ مکرم غلام محمد صاحب لون کاٹھ پورہ۔ مکرم محمد اقبال صاحب کاٹھ پورہ۔ مکرم فیاض احمد صاحب کاٹھ پورہ مکرم ولی محمد صاحب رشی نگر۔ مکرم عبدالرحمٰن خان صاحب یاڑی پورہ۔ مکرم ڈاکٹر اعجاز احمد صاحب یاڑی پورہ۔ مکرم نذیر احمد خان صاحب یاڑی پورہ مکرم مشتاق احمد خان صاحب یاڑی پورہ۔ مکرم محمد خلیل صاحب بٹ یاڑی پورہ مکرم محمد نعمت اللہ صاحب یاڑی پورہ مکرم محمد صدیق صاحب ڈانی کھدرواہ۔ مکرم چوہدری عبدالحفیظ صاحب کھدرواہ۔ مکرمہ زینب بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم خواجہ محمد سلطان صاحب۔ مکرمہ زہرہ جبین صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری عبدالحفیظ صاحب کھدرواہ۔ مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز مبلغ سرینگر۔ عزیزہ شاہدہ فرزانہ بنت مولوی غلام نبی صاحب مبلغ سرینگر۔ عزیز عبدالتسلیم صاحب پسر مکرم عبدالسلام صاحب ٹاک ؛

اخبارِ قادیان

★ محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے مورخہ ۲۰ کو میرٹھ سے واپس بخیریت تشریف لے آئے
★ مکرم محمد بن صالح و محمد ابراہیم صاحب آف افریقہ مورخہ ۱۹ کو قادیان تشریف لائے اور مورخہ ۲۰ کو واپس تشریف لے گئے۔
★ عزیز مجیب احمد صاحب امروہی جن کا گذشتہ دنوں دایاں ہاتھ پریس مشین میں آگیا تھا۔ نیز عزیز مبارک احمد صاحب ابن مکرم حکمت اللہ صاحب جنگی ٹانگ گذشتہ دنوں ٹوٹ گئی تھی۔ ہر دو عزیز تا حال مکمل طور پر صحت یاب نہیں ہوئے احباب صحتِ کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ ★ مدرسہ احمدیہ قادیان کی کلاسز (باقی کالم ۵ صفحہ ۲ پر دیکھیے)

VARIETY
CHAPPAL PRODUCTS-
KANPUR-PHONES:- 52325
52696 P.P.
ویرائٹی
پائیدار بہترین ڈیزائن پر
لیدر سول اور ربر شیٹ کے سینڈل
زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز
چپل پروڈکٹس کانپور
سکھنیا بازار ۴۲/۲۹

ہر قسم اور ہر ماڈل
کے موٹر کار موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت
اور تبادلہ کیلئے آٹوونگس کی خدمات حاصل فرمائیے
آٹوونگس
AUTOWINGS,
32 SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY,
MADRAS-600004.
PHONE :- 76360

درخواستہائے دعا

(۱) مکرم شیخ عبدالرؤف صاحب کو ہمی سونگھڑہ کی والدہ صاحبہ کافی عرصہ سے پیٹ کے مرض میں مبتلا ہیں۔ ابھی کٹک ہسپتال میں زیرِ علاج ہیں موصوف اعانتِ بدر میں مبلغ دس روپے ارسال کرتے ہوئے درخواستِ دعا کرتے ہیں کہ مولا کریم میری والدہ صاحبہ کو کامل شفا عطا فرمائے اور جملہ پریشانیوں سے نجات دے آمین؛

(۲) مکرم شیخ لے حمید صاحب کھدرک کی بھابھی اہلیہ مکرم عبدالحمید صاحب سونگھڑہ کے پیٹ کا اپریشن مورخہ ۱۰ کو کٹک ہسپتال میں بفضلہ تعالیٰ کامیاب رہا موصوف نے اعانتِ بدر میں ۱۰ روپے اور درویش فنڈ میں ۱۰ روپے ادا کرتے ہوئے احباب سے کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست کی ہے۔

(مینیجر اخبارِ بدر قادیان)

۴۲ کے مورخہ ۲۱ کو سالانہ امتحان کے نتائج نکلے خدا کے فضل سے نتیجہ تسلی بخش رہا اور مورخہ ۲۲ سے موسمی تعطیلات شروع ہو گئیں بیشتر طلبہ اور اساتذہ موسمی تعطیلات گزارنے اپنے اپنے وطن روانہ ہو گئے ہیں؛

ضروری اعلان

بابت انتخاب صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ بھارت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے بھارت کی تمام لجنات کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ آئندہ پانچ سال یعنی جنوری ۱۹۷۸ء تا دسمبر ۱۹۸۲ء تک کے لئے صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ بھارت کے انتخاب کی کارروائی اس سال جلسہ سالانہ کے موقع پر مورخہ ۲۷ دسمبر ۱۹۷۷ء کو عمل میں آئے گی۔ اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل ضروری امور اور ہدایات مدنظر رکھنی ضروری ہیں:۔

۱۔ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا قادیان میں رہائش پذیر ہونا ضروری ہے۔

۲۔ انتخاب کے لئے تین نام پیش ہونے ضروری ہیں۔ تین سے کم نام نہیں ہونے چاہئیں۔ تین سے زیادہ ہو جائیں تو کوئی حرج نہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ بوقت انتخاب کم از کم تین نام پیش ہونے چاہئیں۔ اور پھر ووٹ لئے جائیں۔ (یہ ضروری نہیں کہ ہر لجنہ تین نام پیش کرے بے شک پیش بھی کر دیں) خواہ باقی دو کو کوئی ووٹ بھی نہ ملے لیکن قانون پورا کرنے کے لئے تین نام ضرور پیش کئے جائیں۔ اس کی وضاحت اس لئے کی جا رہی ہے تاکہ آنے والی نمائندہ اپنی لجنہ سے مشورہ کے بعد ایک سے زائد نام ذہن میں رکھکر آئے۔

۳۔ جلسہ سالانہ کے موقع پر یہ انتخاب اس لئے رکھا گیا ہے کہ ہندوستان بھر سے اس موقع پر بیرونی لجنات کی ممبرات مرکز میں تشریف لاتی ہیں امید کی جاتی ہے کہ اس سال ہر لجنہ کم از کم ایک نمائندہ شرکت کے لئے ضرور بھجوائے گی۔

۴۔ اگر کسی وجہ سے کسی لجنہ کی نمائندہ انتخاب کے موقع پر شرکت نہ کر سکے تو ایسی لجنہ اپنی رائے تحریری طور پر بذریعہ رجسٹری نومبر ۷۷ء کے آخر تک دفتر لجنہ مرکزیہ کے پتہ پر ضرور بھجوا دیں۔

۵۔ ہر لجنہ اپنی ممبرات کی تعداد کے لحاظ سے ہر پچیس ممبرات پر ایک نمائندہ چن کر بوقت انتخاب مرکز میں بھجوا سکتی ہے۔ بیرونی لجنات سے اگر ممبرات کی تعداد کے مطابق زیادہ نمائندگان نہ آ سکتی ہوں تو اس موقع پر کم از کم ایک نمائندہ ضرور آئے۔

۶۔ بیرونی لجنات جس کو اپنا نمائندہ بنا کر بھجوائیں۔ اُسے اپنی لجنہ کی رائے سے آگاہ کر دیں تاکہ انتخاب کے موقعہ پر وہ اس ممبر کے حق میں ووٹ دے جس کے بارے میں اس کی لجنہ نے فیصلہ کیا ہو اس نمائندہ کی اپنی ذاتی رائے نہیں ہونی چاہیئے۔

۷۔ ہر نمائندہ کے پاس اپنی صدر لجنہ مقامی کی تصدیقی چٹھی ہونی چاہیئے۔ کہ وہ اس لجنہ کی طرف سے بطور نمائندہ شرکت کر رہی ہے ایسی تصدیق کے بغیر اس کو انتخاب میں شرکت کی اجازت نہیں ہوگی۔

امۃ القدوس
صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ بھارت

ضروری اعلان

خریداران بدر اپنا چندہ بھجواتے وقت یا کسی بھی موقعہ پر خط و کتابت میں اپنے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں تا اس صورت میں دفتر ہذا ان کو جواب دے سکے اور ان کی رقم جلد ان کے کھاتے میں جمع ہو سکے۔ ہر خریدار کے ایڈریس کے ساتھ ان کا خریداری نمبر لکھا جاتا ہے۔ خریداری نمبر کا حوالہ دئے بغیر دفتر ہذا کسی قسم کی کوئی کارروائی کرنے سے قاصر ہے۔

مینیجر اخبار بدر قادیان

رمضان المبارک میں

صدقہ و خیرات اور فدیۃ الصیام کی ادائیگی!

از محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان

جماعت مومنین کے لئے ایک بار پھر ان کی زندگیوں میں رمضان المبارک آرہا ہے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ سب کو اس ماہ صیام کی برکات سے وافر حصہ عطا فرمائے ان کے روزے اور دیگر عبادات مقبول ہوں۔

قرآن کریم اور احادیث نبویہ کے مطابق رمضان المبارک میں کثرت سے صدقہ و خیرات کرنا چاہیئے۔ اس سلسلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ ہمارے سامنے ہے کہ آپ رمضان المبارک میں تیز رفتار آندھی سے بھی بڑھ کر صدقہ و خیرات فرمایا کرتے تھے رمضان شریف کے مبارک مہینے میں ہر عاقل بالغ اور صحت مند مسلمان مرد اور عورت کے لئے روزہ رکھنا فرض ہے روزے کی فرضیت ایسی ہی ہے جیسے دیگر ارکان اسلام کی۔ البتہ جو مرد و عورت بیمار ہو نیز ضعف پیری یا کسی دوسری حقیقی معذوری کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکتا ہو اس کو اسلامی شریعت نے فدیۃ الصیام ادا کرنے کی رعایت دی ہے اصل فدیہ تو یہ ہے کہ کسی غریب محتاج کو اپنی حیثیت کے مطابق رمضان المبارک کے ہر روزے کے عوض کھانا کھلا دیا جائے اور یہ صورت بھی جائز ہے کہ نقدی یا کسی اور طریق سے کھانے کا انتظام کر دیا جائے تاکہ وہ رمضان المبارک کی برکات سے محروم نہ رہیں نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک فرمان کے مطابق تو روزہ داروں کو بھی جو استطاعت رکھتے ہوں فدیۃ الصیام دینا چاہیئے تاکہ ان کے روزے مقبول ہوں اور جو کمی کسی پہلو سے ان کے اس نیک عمل میں رہ گئی ہے وہ اس زائد نیکی کے صدقے پوری ہو جائے۔

پس ایسے احباب جماعت جو مرکز سلسلہ قادیان میں جماعتی نظام کے تحت اپنے صدقات اور فدیۃ الصیام کی رقوم مستحق غرباء اور مساکین میں تقسیم کرانے کے خواہش مند ہوں وہ ایسی جملہ رقوم "امیر جماعت احمدیہ قادیان" کے پتہ پر ارسال فرمائیں۔ انشاء اللہ ان کی طرف سے اس کی مناسب تقسیم کا انتظام کر دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو رمضان شریف کی برکات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی توفیق دے۔ اور سب کے روزے اور دیگر عبادات قبول فرمائے۔ آمین

مرزا وسیم احمد
امیر جماعت احمدیہ قادیان

بچوں و نوجوانوں کی تربیت اور وقف جدید

سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ:۔

"مختلف مقامات پر وقف جدید کے معلمین ہیں ان کے ذریعہ سے ان کی قابلیت کے مطابق کام لیا جا رہا ہے وہ تربیت کا کام کر رہے ہیں اور بچوں کو قاعدہ (یسرنا القرآن) پڑھا رہے ہیں نوعمر نوجوانوں کو قرآن ناظرہ پڑھاتے ہیں۔ ہزاروں احمدی تربیت کے لحاظ سے ان سے مختلف مقامات پر استفادہ کر رہے ہیں" (خطبہ جمعہ ۲۷ رفروری ۱۹۷۳ء)

پھر فرمایا:۔

"وقف جدید کے کام کو چلانے کے لئے روپیہ کی ضرورت ہے جماعتیں اس کے بجٹ کو پورا کرنے کی کوشش کریں۔"

خطبہ جمعہ ۱۷ رجون ۱۹۷۷ء

انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان (رجسٹرڈ ۱۲۳۵۱) مورخہ ۲۸ جولائی ۱۹۷۷ء رجسٹرڈ نمبر ڈی / سی / ڈی پی - ۳